SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, November 28, 1994.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes after eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ یا مرکم ان تودوالامنت الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس
ان تحکمو ا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعآبصیرآ
②یا یھا الذین امنو اطیعو اللہ واطیعو الرسول و اولی الامر
منکم فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم
تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلآ۞

ترجمہ، خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں میں فیصد کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بیشک خدا سنتا (اور) دیکھتا ہے۔

مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, November 28, 1994.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes after eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الله یا مرکم ان تودوالامنت الی اهلها واذا حکمتم بین الناس

ان تحکمو ا بالعدل ان الله نعما یعظکم به ان الله کان سمیعآبصیرآ

⑦یا یها الذین امنو اطیعو الله واطیعو الرسول و اولی الامر

،منکم فان تنازعتم فی شی فردوه الی الله والرسول ان کنتم

تومنون بالله والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلآ۝

ترجمہ، خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے ۔ بیشک خدا سنتا (اور) دیکھتا ہے ۔

مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے

ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا حاصل بھی اچھا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ Question Hour جی۔جی مولانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر ۔

حافظ فضل محمد ۔جناب چیئرمین! ہمیں یہ سزا کس جرم کی پاداش میں مل رہی ہے کہ ڈیڑھ گھنٹے بعد یہاں اجلاس شروع ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔جی یہ صحیح ہے جی ۔

حافظ فضل محمد ۔ اس وقت نیچے دو الگ الگ ہاؤس بنے ہوئے ہیں، وہاں یہ فیصلے ہوتے ہیں۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ ہاؤس یہ ہے ۔ یہاں سب کچھ ہوتا ہے۔ بحث مباحثے ہوتے ہیں، یہاں فیصلے ہوتے ہیں ۔ اگر ہم symbol ہیں، قوم کا خلاصہ و نچوڑ ہیں، ہمارا یہ حال ہے کہ نہ وقت کا احساس ہے نہ نظم و ضبط ہے۔ جس قوم میں یہ چیزیں نہ ہوں وہ خاک ترقی کرے گی۔

جناب چیئرمین۔آپ کی بات صحیح ہے جی لیکن پانچ منٹ پہلے مجھے یہی اطلاع تھی۔

حافظ فضل محمد ۔ہم بیچارے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ تو وہاں گپ شپ میں لگے ہوئے ہیں۔ کچھ چائے پیتے ہیں، دوسرے خوش گپیوں میں مصروف ہیں لیکن ہم یہاں انتظار کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔آپ کی بات درست ہے جی۔ لیکن مجھے اطلاع یہی تھی کہ یہاں دوممبران حاضر تھے، شاید کوئی میٹنگ ہو رہی تھی۔ لیکن آپ کی بات بالکل مناسب ہے اور صحیح ہے۔جی Question hour۔

جناب خلیل الرحمان۔پوائنٹ آف آرڈر۔

POINT OF ORDER RE: IMPLEMENTATION OF THE CHAIRMAN's RULING

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, this concerns the House and the Chair that I have utmost regards for the. when the Chairman gives the rulings, to my

mind and the rest of the country those are rulings. But there is a news, I hope this is an erroneous news, I think it is "Frontier Post" of today and it says that the Law Minister Syed Iqbal Haider has termed Chairman Senate Wasim Sajjad's ruling as his personal opinion, saying that he will act in accordance with the law and Constitution. I would like to be cleared whether it is your personal opinion or with your ruling?

جناب چیئرمین۔ کل ڈاکٹر شیر افگن صاحب نے نیشنل اسمبلی میں بڑا واضح بیان دیا ہے کہ حکومت اس رولنگ کا احترام کرے گی۔

There should be no doubt on this. And ruling from the Chair (whether the Speaker's ruling) or the Chairman's ruling is binding and I think we have already brought to the attention of the Government Rule 31 of the Rules of Business of the Government, which says that all the Divisions and Ministeries shall comply with the orders of the Rules procedures of the House and of the Senate.

جی شیخ صاحب کیا ہے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my submission is that there should be a categorical statement from the other side that the ruling of this court would be respected here in this House because Mr. Chairman you have announced a detailed judgement.

راجہ محمد ظفر الحق۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ پھر ایک ممبر کا نہیں رہ گیا۔ یہ معاملہ پوری پارلیمنٹ کی اتھارٹی کا ہے۔ اس کی prestige کا ہے ۔اور حکومت اگر یہ رویہ رکھتی ہے تو پھرہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ صرف ایک ممبر کے لانے کی بات نہیں۔ مثال کے طور پہ کل اگر حکومت ہو یا کوئی اور حکومت ہواگر اس کے خلاف No confidence motion لایا جاتا ہے۔ اور اس No confidence motion کو روکنے کے لیے جو دس پندرہ ممبران کا فرق ہے اس کو ختم کرنے کے لئے وہ کچھ ممبروں کو اندر کر دیتے ہیں۔ گرفتار کر لیتے ہیں۔ اور اگر سپیکر یا

ڈپٹی سپیکر حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان ارکان کو لایا جائےاور حکومت کہتی ہے کہ نہیں لاتے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ایسی صورت حال پیدا ہوگی جس کا کوئی مارشل لاء یا ڈکٹیٹر شپ بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور اس سے ان اداروں کے تباہ ہونے کا خدشہ ہے۔ ان کی prestige کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ ابھی کیس کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ کہ ان کے وکلاء نے پہلے ہی وہاں درخواست دے دی تھی جب یہ گرفتار ہوئے تھے۔ اور اس کا ان proceedings کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس لیے اگر یہ حکومت آپ کے فیصلے کو تسلیم کرتی ہے تو ہم اپنا protest ختم کریں گے۔ اگر یہ حکومت آپ کے فیصلے اور رولنگ کو تسلیم نہیں کرتی تو ہم اس پارلیمنٹ کے وقار کی بحالی کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔

جناب چیئرمین۔ لاءمنسٹر صاحب' لیڈر آف دی اپوزیشن کے بعد میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب'

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین صاحب--

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ایک procedure کے تحت چلتے ہیں۔ بعد میں دیکھیں گے۔ لیکن پہلے میرے خیال میں ان کا جواب لاءمنسٹر دے دیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے بعد ہمارا وہ---

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر وہ ایسی بات کر دیتے ہیں کہ آپ مطمئن ہو جائیں۔ تو بات ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے آپ کیوں گھبراتے ہیں۔--

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! ہم مطمئن نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں' بات تو کرنے دیں۔ میرے خیال میں لیڈر آف دی اپوزیشن کے بعد لاءمنسٹر کو موقع ملنا چاہیئے۔ ان کو بات کرنے دیں۔

سید اقبال حیدر۔ مجھے موقع تو دیں ان کو مطمئن کرنے کا۔-

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا تابعدار ہوں لیکن مجھے ڈر ہے۔ کیونکہ یہاں سب مسئلے ایسے ہو رہے ہیں کہ پارلیمنٹ کو کوئی مانتا ہے نہ تسلیم کرتا ہے-----

جناب چیئرمین۔ بات سن لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا! وزیر قانون صرف اپنی بات کرتے ہیں۔۔

جناب چیئرمین۔ جب لیڈر آف دی اپوزیشن نے ایک بات کی ہے ۔ تو میرے خیال میں مناسب ہے کہ ان کی بات بھی سن لیں۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب مختلف پارٹیاں اس پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ لیکن لیڈر آف دی اپوزیشن آپ سب کا لیڈر ہے۔ ان کی بات تو سن لی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ معاملہ طے ہو جائے ۔ جی جناب لاءمنسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! میں نے آپ کی رولنگ کے بارے میں پہلے بھی یہاں گزارش کی تھی۔ اس میں Rule 72(a) اور آپ کے اختیارات کے اوپر میرا ذہن بالکل صاف ہے۔ ہم آپ کا پورا پورا احترام کرتے ہیں۔ اور عملی طور پر ۔۔۔

جناب چیئرمین۔ لیکن رولنگ نہیں مانتے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر، یہ بھی غلط ہے۔

جناب چیئرمین۔ احترام کرتے ہیں لیکن رولنگ نہیں مانتے۔ سپیکر ادھر بیچارہ پریشان ہے۔ چیئرمین ادھر پریشان ہے۔ احترام آپ اپنی جگہ پر کررہے ہیں!

سید اقبال حیدر۔ سر یہ تاثر بھی غلط ہے۔ میں بہت ادب سے گزارش کروں گا یہ تاثر بالکل بیجا ہو گا اگر یہ الزام ہم پر لگایا جائے۔ کہ ہم چیئرمین یا سپیکر کی رولنگ کا احترام نہیں کر رہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ میں نے ۲۲ تاریخ کو order کیا تھا۔

In terms of Rule 72-A that Senator should be produced in the House. He was not produced. I gave two days. Until Saturday, he was not produced. Then, an objection was raised that this order is not in accordance with the Constitution. I heard arguments on that, again I ordered and he was not produced. So, let us be clear on the fact. The basic duty of the Speaker and the Chairman is to protect the rights of the House.

Syed Iqbal Haider: Sir I have some irrefutable facts to remove this impression. When the Speaker issued those orders in the case of the requisitioned session of the National Assembly, it can be verified, it can be investigated that exercise of power was done. We said that we do not object to it at all when the Speaker said, I am going to issue these orders. We said, please do so because that is your authority under the rules and those orders of the speaker were issued with full concurrence of the Government and the Government did not resent or dislike the exercise of power because we respect the supremacy of the Parliament. When the Speakers orders were issued in respect of those persons, who were detenues, the record could prove that were ...

(interruption)

Sir, detenues mean that those who were under the custody of the orders of the Provincial Government. The record is there -. They were all produced without any delay. The only issue of controversy or difference of opinion on point of law is to one extent that the orders of the Speaker or honourable Chairman are there. The implementation, as to who is to implement and who is obliged to comply by

جناب چیئرمین- اس کی میں نے clarification کردی تھی -

That the man is in the custody of the FIA. Directions were issued to the Federal Government

اب ابہام کیا تھا؛ یعنی وہ تو clarification ہوگئی تھی - آپ کے ذہن میں ابہام تھا میں نے دیکھ کر اس کو دور کردیا تھا -

Syed Iqbal Haider: Sir, there may be some disagreement on that.

Mr. Chairman: You see, the parliamentry traditions are that once there is a ruling by the Speaker or the Chairman, there can't be ambiguity.

تو اس طرح تو کام نہیں چل سکتا۔

Syed Iqbal Haider: Sir, we had made a categorical commitment that, if the orders of the court are issued, we will support that. And the Chaudhry Sahib's presence proves that we have kept our words and we have honoured our commitment and we have respected orders of the Chairman as well as of the court.

Mr. Chairman: Iqbal Haider Sahib, you are again now saying
کہ جی کورٹ کا آرڈر
not the Chairman's order. Chairman's order is passed under Rule 72 (a)
جس کے بارے میں اگر کوئی ابہام تھا تو وہ دور کردیا گیا ہے - اب آپ پھر کہہ رہے
ہیں کہ جی court order تو پھر 72(a) نکال دیں۔

سید اقبال حیدر۔ سر وہ ابہام کی بات نہیں ہے - اس طرح لیگل -----

جناب چیئرمین۔ نکال دیں پھر اس طرح میری ذمہ داری ختم ہو جائے۔ پھر آپ
سنبھالیں - نکال دیں اس کو - You see, I heard arguments because there was a doubt,
I heard arguments and I gave a direction کہ بھئی یہ قانون ہے - ایف آئی اے کی
custody ہے۔ آپ کہہ رہے تھے کہ ہمیں پتہ نہیں ہے - So, I made it clear.

Syed Iqbal Haider: Custody was of FIA but the actual controlling authority was the court and the whole issue has been resolved Sir.

Mr. Chairman: That was clarified by me that the position is that there is no conflict between the court and the Parliament and I don't want that there should be a conflict. So, if there was any doubt, it was removed by my ruling.

اگر کوئی doubt تھا رولنگ کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ ایک binding interpretation
آجاتی ہے۔ رولز کی interpretation میرا فرض ہے، وہ میں نے کر دی۔

Syed Iqbal Haider: Sir, under no circumstances, I would like to convey thatwe have any kind of, even slightest insinuation to disregard the orders, as far as the orders of Chairman are concerned. Now, this is an issue of only interpretation.We will examine it and in the light of your detailed order.

Mr. Chairman: Let me again clarify that interpretation of rules is the responsibility of the Chairman in this House and the Speaker in the National Assembly and rules do not go to courts. This is the responsibility, a duty cast on the Chairman and the Speaker that they interpret the rules.

اور چونکہ جو ابہام تھا وہ دور کردیا گیا ـــــ بہرحال آپ دیکھیں ایسا کوئی دوبارہ موقع نہ آئے۔خدا کرے ۔

سید اقبال حیدر ۔ خدا کرے گا کہ ایسا کوئی موقع نہیں آئے گا ۔ کوئی محاذ آرائی کا موقع نہیں آئے گا ۔ اور نہ ایسی کوئی صورت ہے اور نہ ہو گی ۔

جناب چیئرمین ۔جی جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب اب بھی اسی موقف پر کھڑے ہیں کہ It is a matter of opinion. عرض یہ ہے جناب والا کہ یہاں پارلیمنٹ میں ایک بہت بڑا مسئلہ پیدا ہوا۔جب قومی اسمبلی میں جناب سپیکر نے رولنگ دی کہ جو لوگ حکومت نے arrest کئے ہیں ان کو صرف پارلیمنٹ کی قومی اسمبلی کی proceedings کے لئے بلایا جائے ۔ ان کا رول جو بھی ہے ۔ بہرصورت ان کا اس حد تک ہے۔ ان کا رول بھی(قومی اسمبلی کا) کہ جب سپیکر نے رولنگ دے دی کہ متعلقہ honourable member of Parliament کو ہاؤس میں حاضر کیا جائے ۔ صرف اس لئے کہ وہ proceedings میں حصہ لے۔ گورنمنٹ نے جو موقف اپنایا وہ آج بھی اسی پر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ It is a matter of opinion جب آپ interpretation یا کسی واقعہ پر اطلاق کرتے ہیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ It is a matter of interpretation لیکن جب سپیکر یا جج یا چیئرمین فیصلہ کرلیں کہ یہ ہے interpretation ، یہ میرے محترم دوست وزیر قانون ان وکیلوں کی بات کر

رہے ہیں جو payment لے کر ہر قسم کی ناجائز بات کو جائز ثابت کرتے ہیں ۔ اور اس میں ان کا یہی طریقہ ہوتا ہے ۔ کہ .It is a matter of interpretation ۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا! پھر یہی مسئلہ سینٹ میں پیدا ہوا اور ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے پارلیمنٹ کی supremacy sovereignty کے لئے آئین اور قانون کے مطابق فیصلہ دیا کہ ہمارے معزز رکن کو یہاں پارلیمنٹ میں حاضر کیا جائے تاکہ وہ اس کی کارروائی میں حصہ لے۔ یہ دوسرے پہلو جو ہیں جو اس طرف سے پیش کئے گئے ہیں یا اس طرف سے پیش کئے گئے ہیں کہ یہ کورٹ کا اختیار ہے' جج کا اختیار ہے' فلاں کا اختیار ہے' یہ مسئلہ invovle نہیں تھا' مسئلہ یہ تھا کہ یہ custody میں ہے اور ہم جب یہاں یہ rule بنا رہے تھے' جناب والا! یہ ریکارڈ پر بھی ہے اور مجھے یاد بھی ہے کہ ہم نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص غیرقانونی custody میں ہو' کسی شخص نے اسے اغوا کیا ہو یعنی custody کو اس حد تک' اتنا open ہم نے رکھا ہوا تھا کہ کسی شخص کی custody بھی ہو سکتی ہے' وفاقی حکومت' صوبائی حکومت' کوئی کورٹ حتیٰ کہ غیرقانونی طور پر جس کسی شخص نے کسی کو اغوا کیا ہو اس custody کے لئے بھی چیئرمین کو 72 (a) کے تحت یہ اختیار ہے کہ وہ اس کو بلا سکتا ہے۔جب آپ نے یہ رولنگ دی اس وقت وزیر قانون اور دوسرے وزراء نے پریس والوں کو یہ کہا کہ it is a matter of opinion معنی کیا ہیں؛ الفاظ یہی استعمال کرتے ہیں کہ ہم آئین کو تسلیم کرتے ہیں' ہم قانون کو تسلیم کرتے ہیں' ہم رولز کو تسلیم کرتے ہیں' آپ کی اتھارٹی کو تسلیم کرتے ہیں لیکن آپ کا یہ حکم ہم نہیں مان سکتے کیونکہ it is a matter of interpretation اب یہ ایسی بات ہے جیسے آپ کسی ایس ایچ او کو کہتے ہیں کہ فلاں آدمی کو ریلیز کریں۔ آپ اس کے لئے ایک ریلیز آرڈر ایشو کرتے ہیں۔ اب اگر ایس ایچ او صاحب یہ کہتے ہیں کہ is a matter of interpretation یعنی میں ریلیز آرڈر کروں یا نہیں۔ کیا جناب چیئرمین کو یہ اختیار ہے بھی یا نہیں اور انہوں نے بھی یہی کہا۔

اب جناب والا! اب بھی آپ وزیر قانون صاحب کی بات اخبار میں پڑھ لیں اس میں انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ it is a matter of opinion اور opinion کا مسئلہ یہ ہے کہ آج چوہدری شجاعت حسین صاحب آ گئے ہیں۔ پارلیمنٹ کے چیئرمین' پارلیمنٹ کے سپیکر اور پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر کے اختیارات کا انہوں نے مکمل انکار کیا' تو اس کے معنی کیا ہیں؛ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے پاس ایک فورس ہونی فورس ہونی چاہیئے جس کے ذریعے آپ خود کسی کو بلا سکیں'

اگر آپ کے پاس فورس نہیں ہے پاکستان میں پولیس آپ کو نہیں مان رہی ہے۔ رینجرز آپ کو نہیں مان رہے ہیں، ملٹری آپ کو نہیں مان رہی ہے، موجودہ گورنمنٹ آپ کو نہیں مان رہی ہے، تو پھر چیئرمین کے اختیارات کہاں ہوئے، پارلیمنٹ کے اختیارات کہاں ہوئے۔ یعنی پارلیمنٹ کے اختیارات کہاں ہیں، کون تسلیم کرے گا اس کی interpretation ہر منسٹر صاحب، ہر ایس ایچ او صاحب کریں گے اور وہ کہیں گے کہ it is a matter of opinion تو جناب والا! یہ ایک پارلیمنٹ کی اتھارٹی، sovereignty کا مسئلہ ہے۔ یہ چوہدری شجاعت صاحب کی رہائی یا رہائی نہ ہونے کا مسئلہ نہیں ہے۔ کل انہوں نے ان کو کس طرح رہا کیا یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے، کیسے انہیں انہوں نے رہا کیا یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ ابھی ابھی وزیر قانون صاحب نے یہ بات کی، میں اس سلسلے میں کہوں گا کہ یہ پارلیمنٹ کی توہین ہے۔ کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں، یا بحیثیت چیئرمین جس طرح آپ نے تاریخی رولنگ دی، جمہوری رولنگ دی، قانون کے مطابق رولنگ دی کہ ان کو یہاں لایا جائے۔ لیکن کیا انہوں نے ایسا کیا اب سوال یہ ہے کہ انہوں نے contempt کیا ہے، میں درخواست کرتا ہوں آپ سے کہ انہوں نے contempt کیا ہے۔ صرف ہمارے رول میں نہیں، تمام پارلیمنٹ میں اس حوالے سے کوئی ایسی چیز نہیں ہے، انگلینڈ کی پارلیمنٹ میں نہیں ہے، کسی اور پارلیمنٹ میں نہیں ہے لیکن پارلیمنٹ خود، آپ اپنی اتھارٹی پر ان وزراء کو contempt کے بارے میں نوٹس دیں کہ انہوں نے conptempt کیا ہے اور انہیں قانون کے مطابق سزا ملنی چاہئے۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا یہ عرض ہے کہ ابھی جو مسئلہ ہے sovereignty کا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بالکل انہوں نے پارلیمنٹ کی توہین کی ہے اور اسی پر آج بھی ان کا stand ہے کہ ہم تو جج کی بات کرتے ہیں، تو جب آپ جج کی بات کرتے ہیں اس کے معنی ہیں جیسے کہ آپ عام مثال دے رہے ہیں اور ہر ایک دے رہا ہے اور صحیح بھی ہے۔ کل عدم اعتماد ہو رہا ہے اور گورنمنٹ والے پانچ دس آدمیوں کو گرفتار کر کے کہیں گے کہ جاؤ اب جج کے پاس اور جج صاحب اور ڈپٹی کمشنر اور دوسرے لوگ ان کے کنٹرول میں ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ پارلیمنٹ کی supremacy کہاں رہی ہے؟ کون سی پارلیمنٹ؟ ہمارے ایک دوست نے یہاں کہا کہ ہمیں پارلیمنٹ میں لوگ کہیں گے کہ آپ نے بائیکاٹ کیا ہے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ہم کس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں، جس پارلیمنٹ کو کوئی شخص نہیں مانتا، جس پارلیمنٹ کی کوئی اتھارٹی نہیں ہے۔ پارلیمنٹ کے چیئرمین کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی پارلیمنٹ کے ممبر کو یہاں حاضر کرے۔ یعنی

اتنی توہین اور یہ پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ والے کر رہے ہیں۔ بہت ہی افسوس کا مقام ہے۔

جناب والا! میں درخواست کروں گا، جیسے کہ راجہ صاحب نے کہا ہم اس وقت تک ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں جب تک وہ یہ الفاظ استعمال نہ کریں کہ ہم چیئرمین صاحب کی یہ جو رولنگ ہے اس کو لفظ بہ لفظ تسلیم کریں گے بغیر اس کے کہ it is a matter of opinion, no matter of opinion، چیئرمین نے فیصلہ دے دیا ہے-----

جناب چیئرمین:۔ جناب کمال اظفر صاحب۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, let us not go this unanswered that this is a totally absurd allegation that any contempt has been committed or even contemplated. Sir, throughout this discussion when you first raised this question there was a debate about it, there was a discussion about the impact of the case of Mr. Asif Ali Zardari and on the Rule 72(a), in fact the irony of history is that that case is now being cited in support of the person who was the Minister of Interior and was detaining Mr. Zardari at that time. Then Sir, the question was as to what was the ratio of the case. The ratio of that case is that there is no privilege in the case of a person who is accused of a criminal offence. There is no privilege to attend the Parliament that is the main ratio of the case. The last sentence which has also been quoted in your ruling Sir, that last sentence is in the nature of an arbiter, there is a difference between *ratio decidendi* and *arbiter dicta*. And on the basis of that various opinions were expressed and when the Attorney-General came here----.

(interruption)

Barrister Kamal Azfar: Sir, what I am submitting is that it is a complicated question. If as your ruling says if the rule 72 or any rules of procedure which are framed by either House of Parliament has the status of law then the power to interpret the law of the land is with the superior judiciary.

Mr. Chairman: Not the rules.

رولز کے بارے میں تو کمال اظفر صاحب یہ ہے کہ :

The courts normally, do not comment in judgement over the interpretation of the rule made by the House. They are not supposed to do so.

Barrister Kamal Azfar: Sir, let me make my submission. What has been said is that there is an hierarchy in the system of law. You yourself observed that during the course of the debate, there is no doubt that if there is a conflict between the Constitution and an Act of Parliament, the Constitution will prevail. There is no doubt that if there is a conflict between an Act and rules made under the Act the Act will prevail. There is no doubt that if there is a Concurrent List from Federal Government, legislature has enacted a law and there is a provincial law on the same subject and they occupy the same field and there is a conflict then the Federal Act will prevail. But now the question is supposing there is a law laid down by a full bench of the Sindh High Court and they have said that there is no privilege to a person to attend the House of Parliament if he is accused of a criminal offence, not detention, not civil case. Then in that case it has to be assessed. Supposing there is an Act of Parliament and the question is that, can one House by framing a rule over ride that Act of Parliament or can one House by framing a rule over ride a judgement of a superior court. No. So you can't see it in isolation, one can't say that the court can look at the interpretation of the Constitution, it can look at the interpretation of the Act, it can look towards the interpretation of Provincial Act but it cannot look to the interpretation of the rules. How can that be Sir? Supposing if it is being argued in a court that there is a conflict between the two and which has to prevail finally; the court is also the final

authority to judge the interpretation of the rules which are the laws of the land that is finally the jurisdiction of the court.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں بات یہ ہے کہ اس قسم کے رولز کی interpretation کے سوال تو آتے رہتے ہیں۔تو۔

Every time the question comes up. Will everybody go to a court of law?.

Barrister Kamal Azfar: No, Sir. Finally, Sir.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں final کی بات تو تب ہو گی جب فائنل ہو گی۔ اس وقت تو ایک direction آ چکی ہے۔

Barrister Kamal Azfar: So there is no contempt of court, how can they term it as a contempt of this House.

جناب چیئرمین۔ اس کو چھوڑیں۔

What I am saying is that controversies,

جب ہوتی ہیں۔ یعنی ایک opinion یہ ہو گی ایک opinion وہ ہو گی۔

But somebody has to settle that controversy and it is the duty of the Chairman in this House and the Speaker in the National Assembly to settle these controversies and to say that as far as the Rules are concerned this is my ruling. Now until,

کورٹ میں کوئی جائے معاملہ پھر دیکھا جائے گا۔

Until that happens you can't say it is an opinion of the Chairman, it is a ruling of the Chairman. And a ruling of the Chairman has to be obeyed.

Barrister Kamal Azfar: But are they trying to forbid us from expressing our point of view, if he says something it is contempt.

Mr. Chairman: No, once a ruling has been given I think the tradition

is that then you don't question it. Once a ruling has been given it is not questioned.

Barrister Kamal Azfar: One observation was made by you Sir, that a vote of no confidence can be nulified if certain people are arrested. Now everyone is talking about that. It is Sir, not easy to bring a vote of no confidence.

Mr. Chairman: That was an argument by Gichki Sahib.

جو انہوں نے raise کیا تو سوال یہ ہے کہ controversies جب ہوتی ہیں تو کسی نے settle تو کرنا ہے

so somebody has to settle it. So until something happens after that, then the settlement of that question should at least for the time being prevail.

Barrister Kamal Azfar: But why an attempt is being made to pollute the atmosphere of the House. We have been carrying on a dignified debate when the Attorney General was speaking, none of us interrupted, it was the discussion between....

جناب چیئرمین ہاں وہ بات آپ کی صحیح ہے ۔ کہ we should proceed in a civilized manner ٹھیک ہے ۔جی جناب آفتاب شیخ صاحب آپ فرمائیے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔آپ نے دونوں سائیڈ سے سنا، ادھر سے اٹارنی جنرل صاحب کو بلایا گیا، ان کو بھی آپ نے سنا اور جو کچھ آپ کو رولنگ دینی تھی ، وہ آپ نے دے دی ، اب کیا یہ repetition of argument ہو رہی ہے اس وقت ؟

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں یہ تو آپ نے مسئلہ raise کیا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔مسئلہ نہیں raise کیا ، ہم تو یہ بات raise کر رہے ہیں ، ہم تو یہ بات آپ سے عرض کر رہے ہیں کہ جناب والا رولنگ آپ نے دے دی ، وہ چیپٹر close

There has been no observance of that ruling ' ہو گیا ' اس رولنگ کا defiance ہوا ہے
اب میں تھوڑا سا اس طرح عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔جی فرمائیے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔مسٹر چیئرمین!میں صرف اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ
does not lie in the mouth of anybody to question your authority or the
The ' آپنے فرما دیا ' رولنگ آ چکی ہے correctness, propriety or legality of that ruling
Senator who was arrested was to be produced before you. And they did not
produce انہوں نے اس رول کو identify بھی کیا ' جناب چیئرمین میں پانچ چیزوں پر بات
کرنا چاہتا ہوں ' آپ مہربانی کر کے سنیں۔

جناب چیئرمین۔ ہاں آپ کریں میں سن رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں آپ کتاب دیکھ لیں ' میں کتاب سے refer کروں
گا ۔میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ پہلے آپ Rule 72(a) کا background ملاحظہ کریں ۔

جناب چیئرمین۔نہیں وہ تو ہو گئی ناں ساری بات ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔اب میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں گورنمنٹ سے یہ پوچھنا
چاہتا ہوں کہ ان کا interpretation ہم تین arrested سینیٹرز کے بارے میں کیا ہے ؟
Have we to make application to Court or will they bring us here in compliance of Rule 72(a) a Production Order has been signed by the Competent authority of the Senate, the Chairman, or the Chairman of the Committee?
اگر ان کا stand اب بھی یہ ہے کہ آپ کے اس Production Order کے sign ہونے کے بعد
بھی The arrested Senators have to make an application to the court of law and
have to seek permission from that court of law اس کا مطلب بالکل obvious ہے کہ یہ
آپ کی رولنگ کو نہیں مانتے ' بات سیدھی ہے ' یہ بالکل واضح بات ہے' اب صورتحال یہ ہے کہ
ایک کیس ہے چوہدری شجاعت کا ' وہ تو اب complete ہوا ' اس لئے کہ Senator has come
here ہم تین سینیٹرز جو گرفتار ہیں ' ان کے بارے میں position واضح ہونی چاہیئے ۔ ایک بات کہتا

ہوں he is here but we three are arrested ہم تین arrested ہیں اگر گورنمنٹ اب بھی یہ کہتی ہے ' یہ stand لیتی ہے کہ ہم تینوں کو بار بار پیشی پر یہاں آنے کے لئے ' مختلف عدالتوں میں درخواستیں دینی ہیں ' ان سے اجازت لینی ہے ' تو بات بالکل واضح ہے کہ گورنمنٹ Rule 72(a) کو نہیں مانتی ' نہیں مانتی ' نہیں مانتی ' اب اگر گورنمنٹ Rule 72(a) کو نہیں مانتی تو اب ہمیں یہ طے کرنا پڑے گا کہ پارلیمنٹ کی بالادستی کیسے قائم کی جائے ۔لہذا جیسے ابھی اپوزیشن نے اور ہمارے فاضل دوست نے فرمایا ' ہم ہر وہ اقدام کریں گے جس سے کہ ہم اس میں کامیاب ہوں کہ پارلیمنٹ کی بالادستی کو قائم کیا جائے ۔جناب چیئرمین ان اقدامات میں چاہے وہ بائیکاٹ ہو یا وہ اور کوئی طریقہ ہو ' لیکن جب تک چیئرمین کی authority اور پارلیمنٹ کی اتھارٹی establish نہیں ہوتی ' یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جناب چیئرمین that's all

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ جی سید اشتیاق اظہر صاحب فرمائیے۔

سید اشتیاق اظہر۔ لاء منسٹر نے یہ کہا تھا کہ میرے خلاف 8 cases ہیں ' کیونکہ یہ سیشن میں بحث جاری تھی ' آپ کو اور ایوان کو misguide کرنے کی کوشش کی گئی؛ میرے خلاف 15 مقدمات ہیں ۔ سینیٹر آفتاب کے خلاف ۱۶ مقدمات ہیں اور محترمہ نسرین جلیل کے خلاف ۸ مقدمات ہیں ۔ آپ نے ۷۲ (اے) پاس کیا ہے تو کیا یہ comprehensive تھا ؟ It is more comprehensive than the rule of the ... آپ نے کہا ہے تو اس کے مطابق ہم کو ۲ مہینے سے برابر لا رہے ہیں ' اب ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس سے پھر گئے ہیں اور یہ ہم کو آئندہ نہیں لائیں گے ۔ ہمیں عدالت میں جانا پڑے گا جس کے لئے ہم تیار ہیں ہیں ' اس نے جو کچھ بھی اس سلسلے میں مشترکہ طور پر فیصلہ ہوگا ' انشاء اللہ ہم اس کے مطابق کام کریں گے۔

جناب چیئرمین ؛ شکریہ ' جناب شیر افگن صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ؛ جناب چیئرمین ' میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں بلکہ سارے ایوان کا مشکور ہونا چاہئے کہ جس طریق کار سے آپ نے رولز ۷۲ (اے) کے بارے میں مختلف معزز اراکین کو سنا ۔ ان کی رائے تفصیل سے سنی ۔ یہ ایک جمہوری طریقہ ہے اور چیئر کی وسعت قلبی ہے کہ ہر دو فریقین کو سن کر اگر آپ نے کوئی فیصلہ دیا ہے تو جہاں تک اس معزز ہاؤس کے فیصلے کا تعلق ہے یا چیئر کا جو فیصلہ آتا ہے اس میں دو رائے نہیں ہو سکتی۔ It

is final. It is binding. It can't be challenged. It can't be criticised, it can't be

criticised even, any way can't be discussed یہ مسلمہ بات ہے اور اس پر بے شمار رولنگز ہیں ۔ کہ کسی طریق کار سے سپیکر کی یا چیئرمین کی رولنگ پر بات نہیں ہو سکتی اس کا بھی ایک طریق کار ہے کہ اگر کوئی اس سے اتفاق نہیں کرتا ۔ معزز رکن یہ سمجھتا ہے کہ اس رولنگ میں کمزوری ہے تو اس میں ایک جزو ہے کہ وہ معزز چیئرمین یا سپیکر سے کھڑا ہوکر درخواست کرے کہ فلاں پوائنٹ پر elucidation ہو It does not look proper or it is improper وہ اس کی وضاحت کرے ۔ یہ چیئرمین صاحب کی یا سپیکر صاحب کی مرضی ہوگی اگر وہ مہربانی کرتے ہوئے اجازت دے دیتے ہیں اور اس کی تھوڑی سی وضاحت کرتے ہیں ۔ حالانکہ کسی بھی فیصلے میں وضاحت دینے کی بھی ضرورت نہیں ۔

یہ بھی مصدقہ بات ہے پارلیمان کے آداب میں ہے کہ اگر چیئر کوئی فیصلہ کر دے اور اس کے لئے وجہ بتانے یا نہ بتانے یہ اس کے اختیارات میں ہے ۔ اب بات یہاں تک ہے کہ contempt of the House بنتا ہے یا نہیں بنتا ۔ یہ مسائل ہیں ۔ میں I don't want to go in this controversy بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اگر چیئر کے فیصلے کو نہ مانا جائے تو تمام ہاؤسز rowdy ہو جائیں اور یہاں پر پھر ruling ممبر جو ہیں وہ نگرانی کریں گے اور وہ کنٹرول کریں گے ۔ ان اداروں کا تقدس اسی چیئر پر مرکوز ہے کہ وہ کیسے regulate کرتی ہے ۔جب ہماری اسمبلی شروع ہوئی اور پہلا دن تھا حلف اٹھانے کے بعد تو میں نے جناب سپیکر سے ایک ہی گزارش کی تھی یہ ریکارڈ پر بات ہے کہ یہ Rules of Procedure کوئی سادے قوانین نہیں ہیں ۔ یہ Constitutional Law ہے ایک قسم کا کیونکہ حلف میں بھی یہ درج ہے کہ جو ممبر ہوگا' سپیکر ہو گا' ڈپٹی سپیکر ہوگا ' چیئرمین ہوگا ' ڈپٹی چیئرمین ہوگا ' سینیٹر ہو گا ۔ He has to take oathunder Article 65 and its schedule کہ Rules of Procedure کے مطابق آداب کے ساتھ ہاؤس کی کارروائی چلائی جائے گی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے ساتھ وہ پوائنٹ آف آرڈر کے رولز ہیں۔ یہ میرے خیال میں ۲۱۶ اور ۲۶۵ ہیں قومی اسمبلی میں۔ اس میں وضاحت سے یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ

Article concerning with the transaction of Business of the House and the Rules of Procedure are absolutely interpreted by the Chair and he interprets them

The ruling of the Chair is final. If any body wants to challenge it, there is a procedure. A motion is to be moved or another word is used for it that is called motion of revision but that is a rare pheromenon. Not only 78, motions of revision were moved in House of Commons over centuries, 74 were withdrawn, 3 were really debated and decided, only one could succeed if the sanctity of the Chair, its decision, its ruling, hereby are complied with, if we do not comply with what the Law Minister says, he does not say that your ruling was defective or he has cast any reflection on the decision of the Chair whatsoever. He has been stating and he will even go on stating, he has just given a concept. This August House, a legislature is free, is sovereign in its jurisdiction. He says that he has not got extra territorial jurisdiction.

جناب چیئرمین۔ یہی سوال تو میں نے طے کر دیا ہے this argument was raised and I have settled it and I settled it because it would require an interpretation of 72(a) which pertains to the proceeding وہ تو ختم ہو گئی ہے بات۔ اب یہ ہے کہ اس کے بعد یہ کہنا کہ ہم اسکو نہیں مانتے ،امناسب نہیں ہے so that is over now. As far as I am concerned that stage is over۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: That is bad if anybody says like that.

جناب چیئرمین۔ تو اس لئے اگر اس کوکوئی کہے کہ اب controversy ہے اب کوئی controversy نہیں ہے ۔ کوئی بعد میں آئے گی تو دیکھیں گے ۔ thank you, I am very grateful to you جی جناب مخدوم حامد صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, it is your view that the debate should end because there is no controversy. Let this issue...

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ دیکھیں جناب والا کہ Law Minister نے کہا---

جناب چیئرمین۔ آپ نے تو بات کر لی ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا جب یہاں پر ہم resolve نہیں کر سکتے پھر یہ difficulty کب resolve ہو گی ۔

Syed Iqbal Haider: After the Chairman's observation that the issue has been discussed .....

جناب چیئرمین۔اسی لئے لاءمنسٹر اکیلے پر ذمہ داری تو ہم نہیں ڈال سکتے ناں ۔

He represents the Government, so I do not want to put the Law Minister in a difficult situation now it is Government's responsibility.

اب یہ تو نہیں ہے کہ لاءمنسٹر صاحب اکیلے مل گئے ہیں تو ان پر ہی ساری ذمہ داری ڈال دیں ۔

Syed Iqbal Haider: We will Insha Allah resolve it. Let this controversy be over. Thank you Sir.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔جناب چیئرمین! بات کو کوئی جتنا بھی الجھائے اس سے کوئی فائدہ نہیں ۔واضح بات یہ ہے جس طرح مجھ سے پہلے کہا گیا اس کی تائید کرتے ہوئے میں بھی اضافہ کرتا ہوں کہ ہم پارلیمنٹ کی بالا دستی میں یقین رکھتے ہیں ۔اور پارلیمنٹ کی بالا دستی سپیکر اور چیئرمین کی رولنگ کو ماننے یا نہ ماننے پر منحصر ہے تو سوال واضح ہے کہ آیا یہ حکومت سپیکر اور چیئرمین کی رولنگ کو مانتی ہے یا نہیں مانتی ۔ الجھانا کیوں ؟ یہ مسئلہ اس لئے پیدا ہوا کہ یہ جو ٹی وی پر ہم نے سنا' اخبارات میں ہم نے دیکھا تو حکومت کی طرف سے یہ تاثر دیا جا رہاہے کہ چوہدری صاحب کو آپ کی رولنگ کی وجہ سےنہیں رہا کیا گیا بلکہ آپ کی رولنگ میں ابہام پیدا کیا جا رہا ہے اس ابہام کو دور کرنے کے لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے یہ واضح بیان آ جائے کہ آپ کی رولنگ کو حکومت مانتی ہے یا نہیں اگر نہیں مانتی تو جس طرح کہا گیاہے ہمارے قانونی 'آئینی یا سیاسی دائرے میں جتنی قوت ہے اس کو استعمال کرتے ہوئے ہم اس کا مقابلہ کریں گے ۔ پارلیمنٹ کی بالا دستی کو ثابت کر کے رہیں گے ۔

دوسری بات یہ ہےحضور کہ نہ صرف یہ کہ آپ کی رولنگ کو یا سپیکر کی رولنگ کو نہیں مانا جاتا بلکہ کل پارلیمنٹ میں سپیکر صاحب نے چوہدری شیر علی کا detention order سنایا اس میں کہا گیا تھا کہ وہ کسی بھی کیس میں ملوث نہیں اس کے باوجود' رولنگ کے باوجود ان کو پیش نہیں کیا جاتا اس لیے ہمیں تو یہ لگتا ہے کہ وہ وہاں کسی گھر میں بند ہیں ۔ ہندوستان میں یا کہیں اور پرنالہ پہ جھگڑا شروع ہوا' فریقین میں جھگڑا ہوا'

پرنالہ وہ چاہتے تھے کہ ہماری طرف نہ گے اور دوسرا لگانا چاہتا تھا۔ تو پنچ بیٹھ گئے' جرگہ بیٹھ گیا۔ جرگے نے فیصلہ دیا کہ پرنالہ اس طرف نہ گے تو وہ کہتے تھے کہ پنچ کو تو مانتے ہیں' حکم مانتے ہیں' احترام کرتے ہیں' اس پہ کوئی بحث نہیں ہوسکتی سب کچھ ہے' پنچ کو تو مانتے ہیں لیکن پرنالہ وہیں رہے گا۔ ہم اس dictatorship کو' اس زور کو نہیں مانتے۔ ہم قانون کی بالادستی کے سامنے سر جھکانے کے لئے تیار ہیں اس کے لئے نہیں۔

حضور مسئلہ یہ ہے کہ یہ بات یہاں پرنہیں ٹھہرتی' ہم کئی وجوہات کی بنا پہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپ کی رولنگ اورسپیکر کی رولنگ سے جو روگردانی کی جا رہی ہےہمیں یقین ہے اس پارٹی اور اس حکومت کے عمل کی روشنی میں کہ اس کے پیچھے کیا ارادے ہیں' ہم نے یہ دروازہ بند کرنا ہے۔

ہمارے ہاں ایک کہاوت ہے کہ ایک آدمی لیٹا ہوا تھا اس کے سینے پر سے سانپ گزرگیا تو لوگ اس کو مبارکباد دینے کے لئے آئے وہ رو رہا تھا' لوگوں نے کہا کیوں رو رہے ہو اس نے کہا ٹھیک ہے کہ سانپ تو گزرگیا میں بچ گیا لیکن سانپ گزرنے کا راستہ نہیں بننے دوں گا۔ مجھے خطرہ اس کا ہے۔ تو ہم یہ راستہ بندکرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جیسے مجھ سے پہلے کہا گیا' نہ صرف یہ کہ یہاں سے احتجاج' بلکہ جو ہمارے بس میں ہے وہ سب کچھ کریں گے۔ اور اس کو روکنا اگرکسی نے چاہا ہےہمیں خوشی ہے ۔ ہمیں احتجاج سے کوئی پیار نہیں ہے' نہ ہماری عادت ہے نہ ہم خواہ مخواہ کسی کو تنگ کرنا چاہتے ہیں ہمیں خوشی ہوگی اگر حکومت یہ راستہ جو ہمارے لئے بھی ہے ان کے لئے بھی ہو سکتا ہے یہ راستہ بندکرنے کے لئے واضح طور پر وزیر قانون اعلان کریں۔ آپ کہتے ہیں کہ وزیر قانون مجبور ہے۔ وزیر قانون مجبور ہے تو استعفیٰ دے' اگر اس کا ضمیر زندہ ہے' اگر اس کا ضمیر زندہ ہے تو حکومت کے بارے میں کیا کہوں۔ واضح چیز ہے صاف کہہ دے یہاں اگر ان تمام چیزوں کو روکنا ہے کہ میں رولنگ کو مانتا ہوں یا نہیں مانتا۔ اس کے سوا ہم مطمئن نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی پہلے اس طرف سے کوئی سن لیں۔ میرا خیال ہے جناب رضا ربانی صاحب پہلے نہیں بولے ان کو موقع دیں۔

میاں رضا ربانی۔ چلیں پہلے وہ بول لیں۔ مخدوم صاحب بول لیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھی بات چلیں مخدوم صاحب۔

مخدوم سید حامد رضا گیلانی۔ مختصرعرض کرتا ہوں سر۔ یہ آپ کا milestone سنگ میل رولنگ تھا ۔ We are proud of you ۔ دوسرا بہت خوشی ہوئی چوہدری صاحب کو آج House میں دیکھ کر۔ مجھے پورا اعتبار ہے جناب کہ اب کوئی بھی حکومت آپ کی اس رولنگ کو چیلنج نہیں کر سکے گی ۔ اور اس کا

ثبوت یہ ہوگا اگر حکومت نے عقل کے ناخن لینے ہیں تو سپریم کورٹ سے اپیل نہیں کریں گے نمبر ایک ۔ نمبر دو جیسے کہ چوہدری صاحب تشریف لائے ہیں آئندہ جب کبھی اس سائیڈ سے اقبال حیدر صاحب جب کبھی detention میں گئے تو انہیں بھی یہی آپ کی رولنگ یہاں لے کر آئے گی ۔ آپ نے پارلیمنٹ کا حق اور اپوزیشن کی جو قیادت کی ہے میں سمجھتا ہوں کوئی بھی با شعور پارلیمنٹیرین یا حکومت کا رکن اسکی ستائش کئے بغیر نہیں رہ سکے گا کیوں کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے ہی حکومت قائم ہے اور پارلیمنٹ کا وجود اگر قائم ہے اور مضبوط ہے تو حکومت مضبوط ہے پارلیمنٹ کا اگر وقار ہے تو حکومت کا وقار ہے اس میں کوئی contradiction نہیں ہے اور نہ ہی ہونی چاہئے میری گزارش یہ ہوگی کہ اب اس معاملے کو برائےکرم ختم کریں آپ کی فائنل رولنگ آگئی چوہدری صاحب تشریف رکھتے ہیں بال کی کھال مت اتاریں پھر جب کبھی خدا نخواستہ ایسا ہو گا تو پھر دیکھا جائے گا ۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کو آگے چلنے دیں اور بہت سی قانون سازی ابھی باقی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جناب I think it is a good suggestion رضا ربانی صاحب میرے خیال میں He has not spoken earlier ۔

Mian Raza Rabbani: In fact I was going to suggest that.

جناب چیئرمین ۔ میرے خیال میں اب اس معاملے کو ختم کریں The ruling has come I think that it has further clarified today کہ رولنگ کا کیا مطلب ہوتا ہے

I think there should be realization that a ruling does not become a source of controversies. There was a controversy earlier and it is for that reason that I decided to hear and settle that matter. So as far as the Government is concerned and when I speak, I speak not as Chairman in the air, I speak on behalf of the House and therefore the House has settled this controversy that this is the law. This is the direction and the law has been clarified by me as it is clarified that who is the detaining authority. I have clarified that the responsibility of the Government and I have held that Rule 72(a) is valid and the direction under Rule 72(a) of this House must be obeyed. No matter, what is the consequences of the Government یہ نہیں جی کہ فلاں نہیں مانتا فلاں نہیں مانتا اگر یہ قانون بن گیا تو ، تو پھر کوئی کسی کو نہیں مانے گا ۔ آپ کہتے

ہیں جی کہ ہم یہ نہیں مانتے آئین سے متصادم ہے کوئی اور کہہ دے جی کہ آئین کو نہیں مانتے قرآن سے متصادم ہے کوئی بریگیڈیئر آرڈر دے گا تو کہیں گے جی کہ اپنا اپوائنٹ منٹ آرڈر دکھائیں ہم آپ کو نہیں مانتے جرنیل جائے گا تو کہے گا جی آرڈر لاؤ اور ثابت کرو کہ جی You are a General ہم آپ کی بات نہیں مانتے۔ the system will not be run so and therefore now I agree that this controvercy should be finished and now let us proceed with the rest of the business۔ نہیں یہ قانون کی بات نہیں یہ گورنمنٹ کی پوزیشن ہوتی ہے (مداخلت) Now we should proceed with the Question Hour۔

جناب چیئرمین، جناب والا، جس طریقے سے آج بھی وزیر قانون نے بحث کی ہے وہ اس پہلے ہی والی سٹیج پہ ابھی تک موجود ہے۔ جو تجویز حامد رضا گیلانی صاحب نے دی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بات تو سن لیں ناں جی بات سننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جی راجہ صاحب فرمائیے۔

راجہ محمد ظفرالحق، ہم یہ کہتے ہیں کہ پورا ہاؤس اپوزیشن اور گورنمنٹ دونوں سپیکر کی رولنگ کو اگر unconditional نہیں مانتے آپ تو اپنی شرافت میں یہ کہہ رہے جی کہ میں ان کو press نہیں کرنا چاہتا کہ وہ یہ بات کہیں۔ میں اس کو controversy نہیں بنانا چاہتا یہ تو آپ کی عظمت ہوئی۔

جناب چیئرمین۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ یہ خالی ذمہ داری وزیر قانون پر نہیں ڈالی جا سکتی۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ نہیں وزیر قانون نہیں لیڈر آف دی ہاؤس کہہ دیں جی کہ ہم unconditionally سپیکر کی اس رولنگ کو مانتے ہیں اس پہ عمل درآمد کریں گے بس، ختم ہو جاتی ہے بات۔ یہ کیا بات ہے؟

جناب چیئرمین۔ بہر حال جی میں نے جو بات کرنی تھی کر دی ہے۔ let us proceed with the business جی جناب اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان - میں صرف یہی گزارش کروں گا کہ جب ہم سب لوگ کہتے ہیں کہ ہم رولنگ کو مانتے ہیں اور ہمارے دوستوں نے کہا کہ مانتے ہیں -

جناب چیئرمین- مانتے بھی ہیں اور enforce بھی کریں گے -

جناب امداد علی اعوان - please جناب چیئرمین صاحب let me finish myarguments

جناب چیئرمین- میں ایک اور rule پڑھ دیتا ہوں-

جناب امداد علی اعوان- جناب سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا تھا-پریس میں کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم اس فیصلے کو نہیں مانتے لیکن فیصلہ موجود ہے-یہاں ایک رولنگ آ چکی ہے - اگر ایک آدمی یا دو آدمی یا کوئی آدمی کہتا ہے کہ میں اس کو نہیں مانتا لیکن اس کو ہاؤس مانتا ہے چونکہ ہاؤس کا یہ فیصلہ ہے-

جناب چیئرمین- تو پھر ہاؤس اس آدمی کو لے کر آئے - اس آدمی کو لے کر آئے تو پھر بات بنتی ہے -

جناب امداد علی اعوان- جب سپریم کورٹ ایک فیصلہ دیتی ہے -

جناب چیئرمین- بات تو سن لیں اعوان صاحب کی -

جناب امداد علی اعوان-جب سپریم کورٹ ایک فیصلہ دیتی ہے اور اس کو publically criticise کیا جاتا ہے کہ ہم اس فیصلہ کو نہیں مانتے ہیں - یہ جیالوں کا فیصلہ ہے تو پھر ہم کیا کہیں ؛ ہم تو پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم اس کو مانتے ہیں - تو اس لئے وہ جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں وہ ان کی مرضی ہے -

جناب چیئرمین- عباسی صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے تھے-

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب میرا یہ خیال ہے کہ یہ اسی طرح کی بات ہے- جس طرح یہ کہتے ہیں کہ Political Parties Act پر جو recently judgement آئی ہے اسے ختم کریں-

جناب چیئرمین- شفقت محمود صاحب -

جناب شفقت محمود - جناب چیئرمین صاحب ! میری صرف اتنی سی گزارش ہے کہ آپ نے ایک definite بات کر دی ہے - اس کے بعد آپ نے سوالات کا کہا ہے- اس کو اب ختم کریں -اب جو ہمارے اوپر اعتراضات ہیں کہ ہم رولنگ نہیں مانتے ہیں - جب آپ نے

فرما دیا ہے کہ سوالات کو شروع کریں تو پھر بار بار کھڑے ہو کر اس بات کو کرنا مناسب نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let me clarify. I have given my ruling. I have also explained the implications of this ruling and now it is for the Government to take it in the right track and come out in the responsive and appropriate time.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جس سینٹ کا وقار نہیں ہے' اقتدار نہیں ہے۔ جس سینٹ کے چیئرمین کی رولنگ' رولنگ نہیں ہے۔ ہم اس سینٹ میں کیوں بیٹھیں اگر یہ اس رولنگ کو مانتے ہیں تو پھر ان کو اس کا اعلان کرنے میں کیا حرج ہے کہ ہم آپ کی رولنگ کو مانتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی شاہ صاحب بیٹھیں۔ سوالات کو شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب یہ ہمیں مجبور کر رہے ہیں۔ ہمارے سامنے ہمارے عقیدے' ہمارے اصول' ہمارے ضمیر کا سوال ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ ایک باوقار اور خود مختار ہاؤس کے لئے بھی منتخب ہوئے ہیں۔ اگر اس کا وقار' اس کے چیئرمین اور اس کے سپیکر کی رولنگ کو نہیں مانا جاتا۔

جناب چیئرمین۔ ان کو کچھ موقع دے دیں۔ ان کو ایک یا دو دن دے دیں۔

(مداخلت)

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ تو پھر ہم بھی کل آ جائیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میاں رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی ۔ atmospher کو کسی بھی طریقے سے vitiate نہ کیا جائے۔ لیکن اگر یہ اس بات پر بضد ہیں تو پھر میں اس طرح کہہ سکوں گا کہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سینٹ کو چلنے نہ دیا جائے۔ اس لئے یہ تمام چیزیں کی جا رہی ہیں

کیونکہ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلاؤں گا اور میں چاہتا تھا کہ آپ سے اس پوائنٹ پر رولنگ لوں لیکن جیسے میں نے کہا کہ میں نے ہاؤس کے ماحول کو خراب نہ کرنے کی وجہ سے اس پوائنٹ کو defer کر دیا تھا لیکن اگر آپ کے کہنے کے باوجود کہ معاملہ حل ہو گیا ہے اور آئندہ جو صورتحال پیدا ہوگی ' اس کے اندر دیکھا جائے گا کہ حکومت کا کیا رویہ رہا ہے یا نہیں رہا۔

(مداخلت)۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I did not interrupt the honourable member. I am on my legs.

جناب چیئرمین۔فرمائیے۔

میاں رضا ربانی۔ تو اس صورت میں اس بات کو re-open کیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک pre-planned بات ہے کہ "جنگ" ۲ نومبر ۱۹۹۴ ، میرے پاس ہے اگر آپ چاہیں تو میں اس کی کاپی آپ کو بھجوا دیتا ہوں ' جس میں Leader of the Opposition نے آپ کے further action کو anticipate کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو سیاسی بیان ہوتے ہیں ۔

Mian Raza Rabbani: Leader of the opposition has anticipated your further action by saying that -

چیئرمین کا فیصلہ مانا نہ گیا تو اجلاس ملتوی کر دے گا۔

جناب چیئرمین۔ لوگ اپنی speculation کرتے رہتے ہیں ۔

میاں رضا ربانی۔ بات یہاں پر یہ ہو رہی ہے کہ اجلاس آگے نہیں چلے گا جب تک یہ بات نہیں ہوگی ۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ میں یہ بات نہیں کرتا لیکن چونکہ اب کڑی سے کڑی مل رہی ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں سے یہ بات کی جاتی ہے کہ عوام کی نمائندگی کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو کیا PDF عوام کی نمائندہ نہیں ہے ؟ جو لوگ مارشل لاء کی گود

میں بیٹھ کر سیاسی جنم لیتے ہیں ۔ میں اس میں ANP کو الگ کرتا ہوں کیوں کہ ان کی ایک سیاسی تاریخ اور جدوجہد ہے ۔ لیکن ایسی بات نہیں ہے کہ one sidedبات کی جائے ۔

(interruption)

Mr. Shafqat Mahmood: Sir, I again request you very humbly that for the last 3, 4, 5 days they have been agitating that the Government and the members from this side do not respect the ruling of the Chairman.

Mr. Chairman: Let us be very clear. Let us not each side misuse my ruling

میری رولنگ یہ ہے کہ ۔

Rule 72 (a) is binding and it is the duty of the Government to produce the arrested Senator in the House. But the fact is that the Government has not accepted it. So, I am saying that

دیکھیں ابھی اس جھگڑے کو ختم کریں ۔ اب ہمارے سامنے یہ مسئلہ نہیں ہے ۔

Therefore, I think, let the Government consider it and let them deal with it.

Mr. Shafqat Mahmood: Sir, I am precisely saying the same thing. I am not commenting on the substantive part of your ruling. All I am saying Sir, that you have decided a matter and you have, as you put it, given a chance to the Government to decide what they want to do about it; and in the meantime, you declared and decided to go on and proceed further with the business of the House. After that, Sir, any honourable member from the other side, if he gets up and continues to pressurise you, continues to force you of keep dragging that question, that is what I am objecting to. I am saying Sir, you have decided that the Question Hour should start and all further discussion or arguments on this matter should cease. That is all I am saying

جناب چیئرمین- ٹھیک ہے۔ راجہ محمد ظفر الحق۔

راجہ محمد ظفر الحق- جناب والا، بعض کڑیاں تو واضح طور پر سامنے ہوتی ہیں اور بعض لوگ اپنے دماغ سے کچھ کڑیاں بنا لیتے ہیں۔ ہم نے آج جو میٹنگ کی اس میں ایک resolution draft کی جو بوسنیا کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے بارے میں ہے اور وہ ہم نے سیکریٹری صاحب کو دے دی ہے۔ اس لیے یہ مسئلہ تو بالکل ذہن کی اختراع ہے کہ اپوزیشن اس مسئلے کو نہیں چلانا چاہتی۔ Question Hour کے لئے بھی ہم تیار ہو کر آئے ہیں۔ چوہدری صاحب نے اپنی تحریک استحقاق دینی ہے اس کو بھی ہم نے اپنے ایجنڈے کے اوپر رکھا ہوا ہے اس لیئے یہ قطعاً" غلط ہے کہ ہم کوئی ایسی صورتحال پیدا کرنا چاہتے تھے جس سے یہ ہاؤس نہ چلے لیکن جو رویہ گورنمنٹ نے اپنایا ہوا ہے اور اس پر آج تک انہوں نے کوئی واضح طور پر بات نہیں کی ہے کہ آیا چیئرمین کی رولنگ کے بعد اس کو unconditionally accept کر کے اس پر عمل در آمد کرنے کیلئے تیار ہیں۔یا نہیں ہیں۔ جو سوال آپ نے بھی کئی بار پوچھا اور ادھر سے جواب نہیں آیا۔ میرے دوست امداد علی اعوان نے کہا کہ اگر کچھ تین چار آدمی نہیں مانتے تو وہ اور بات ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب رولنگ آ جاتی ہے اور اس کو اگر کوئی تین چار آدمی نہیں مانتے۔ let us specify those people . let us pin point them. Let us segregate those people who do not go by the ruling of the Chair تو پھر اس کے بعد ایوان کا کاروبار صحیح طریقے سے چل سکتا ہے اگر کوئی مانتا نہیں ہے۔ اس پر عمل در آمد نہیں کرتا تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے۔ ہاؤس میں یہ debating society کب تک چلے گی۔ کیا کرے گی vital issues کے اوپر گورنمنٹ یہ کہ کر کہ جی ہم یہ سوچ رہے ہیں۔ interpretation کا معاملہ ہے۔ اسلئے میں ان سے request کرتا ہوں کہ اگر وہ یہ مانتے ہیں تو اس بات کا اعلان کرنے میں کیا حرج ہے۔

جناب چیئرمین - ان کو تھوڑا سا وقت دے دیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ خالی Law Minister بے چارہ کیا کرے۔ He has to take the Government decision۔

Malik Muhammad Qasim:- Sir, the Leader of the Opposition has been unfair. I have been keeping quiet. You have given a ruling. You have said yourselves that as there is no other matter pending. Whether Chaudhry Sahib has

come, he may have come through order of the court, he may have come otherwise he is present in the House. I don't say that the Government has brought him. The point is that you have given a ruling. Once a ruling is given it is a ruling and that is the end of it. If any situation arises, if any member is arrested or detained or like that happens then the Government will decide what to do and what not to do and when it decides at that time then the question would arise. If it says we are not doing this, we are not going to bring this member or anything like that then Sir they have a right to say that the Government is not accepting the ruling of the Chair. Upto this time actually they are not accepting the ruling of the Chair. Listen to me now. They are not accepting the ruling of the Chair because what suits them it is good but what does not suit them it is bad. The point is that your honour has given a ruling. When they are insisting that the Leader of the House should speak. When they were insisting that the Law Minister should speak and you were kind enough to say that it is not only the Law Minister who has to decide this like this or that. That you were giving a ruling Sir.

Mr. Chairman: That is not my ruling. However it is my observation/ direction.

Malik Muhammad Qasim: Alright, you were making an observation here and the observation of a Chairman to me is a ruling. Now, when you have said Sir, that when the question arises, when any opportunity arises when somebody is to act upon your ruling or somebody defies your ruling only then it would be a matter that the Opposition should agitate or Opposition should not agitate because by the time this question arises, I will find that they might be agitating on many other issues. Therefore, Sir, to say that the Government has not

accepted it, this is not correct to say and to go on urging that they should----- but why we should act according to their wishes. We shall act according to the rules and regulations. There is no rule in which it is said that the Government or for that matter the Opposition should get up and say we accept the ruling of the Chair or we say we don't accept the ruling of the Chair. You have given a decision. Sir Anybody who gives a decision, if it is not challenged or if an opportunity arises whether to challenge it or not, or whether to go against it or to go alongwith it only then they have a right, they have every right at that time to make as much objection as much they want to speak they can speak but not at this time. You have observed Sir, that there is no question of any, there is no opportunity, there is no reason to argue this thing.

جناب چیئرمین۔ جی اجمل خٹک صاحب آخری بات:Let us finish this.

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین صاحب بات تو اتنی سی تھی جیسے آپ نے کہا کہ آپ نے رولنگ دی اور وہ سب کچھ ہوا ختم ہوجاتی بات۔ لیکن انہوں نے ٹیلیویژن پر اخبارات میں جو غلط تاثر دیا کہ چوہدری صاحب ان کی مہربانی سے نکل آئے ہیں یا آپ کی رولنگ کی وجہ سے نکل آئے ہیں اس سے ایک ابہام پیدا ہوا ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کی رولنگ کی وجہ سے اگر وہ نکلے ہیں تو یہ کہہ دیں 2 معزز ارکان نے ادھر سے ایک سوال اٹھایا کہ ایک ابہام موجود ہے اس کو رفع کیا جائے ۔ اس کے جواب میں وزیر قانون نے جو بیان دینا شروع کیا اس میں اس ابہام سے زیادہ یہ ثبوت مہیا ہو گیا کہ وہ لوگ اس حکم کو آپ کی رولنگ کو عملاً تسلیم نہیں کرتے۔ حزب اقتدار کے جناب قاسم صاحب ہمارے بھائی ہیں ساتھی ہیں ہم اکٹھے رہے ہیں ہم ان کی قدر کرتے ہیں لیکن اس بات پر ذرا غور کریں کہ ایک ابہام پیدا ہوا ہے آپ کا حکم جو ہے منظور جو کچھ آپ کہیں گے ان کے ساتھ بھی کافی حد تک تعاون کے لئے تیار ہیں ان سے زیادہ ہم ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں ' سمیع الحق کا مسئلہ پڑا ہے' کراچی کا مسئلہ پڑا ہے 'ہم تو ہاؤس چلانا چاہتے ہیں لیکن یہ جو ابہام پیدا ہو گیا اس میں وزیر قانون نے نہ تو ہمیں ثبوت

مہیا کیا کہ یہ اس ابہام کو دور کئے بغیر نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی ملک قاسم صاحب۔

ملک محمد قاسم۔ جناب ابہام کوئی نہیں ہے ۔ میں ویسے ہی کسی چیز کو ابہام بنا دوں تو علیحدہ بات ہے آپ کی رولنگ کی وجہ سے کوئی ابہام نہیں ہے ۔چوہدری شجاعت صاحب عدالت کے حکم کی وجہ سے آئے ہو کہ گورنمنٹ نے بھی accept کیا کہ عدالت کا حکم ہے ضمانت پہ رہا کیا جائے ان کی کوئی درخواست تھی ضمانت کی ۔

I am ignorant about it. I have read it in the papers which was accepted by the court, he has been granted bail till the 18th of December and that he has been released on account of the order of the court. There is no *'abham'*, there is nothing of the sort, he has not come because we have brought him or he has not come because your honour has given a ruling I hope that clarifies the position.

Mr. Chairman: I think the position is very clear.

(interruption)

Mr. Chairman: Khalil Sahib you can make the last speech then.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Thank you very much, Sir. I think Sir, the situation has become muddier. You said that there will be a clash between the judiciary and the Parliament. I think this is the real impending threat which is coming.

Mr. Chairman: And let us hope we don't bring it to that.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Obviously it is going towards that, Sir. You have given your ruling, the government has not decided.

Mr. Chairman: No. I don't think there is any

جناب خلیل الرحمٰن ۔ نہیں جی بالکل ہے Sir, this is an impending threat.

جناب چیئرمین - بہر حال The dangers of that will be colossal. لیکن میرے خیال میں اب بات کی وضاحت ہو گئی ہے - وضاحت یہ ہے کہ ملک صاحب نے کہہ دیا ہے کہ دیکھیں یہ ضمانت عدالت نے کی ہے چیئرمین کی رولنگ سے نہیں آئے لہذا پوزیشن وہی ہے کہ حکومت اس وقت تک چیئرمین کی رولنگ کو تسلیم نہیں کر رہی - میں ان کو وقت دے رہا ہوں کہ وہ اب بھی اس پر غور کرلیں۔ یہ مسئلہ آج نہیں ہے تو کل پھر آئے گا۔ نیشنل اسمبلی میں بھی پڑا ہوا ہے۔

So the matter is still there. So let us hope that better sense will prevail. So let's finish it with that.

راجہ محمد ظفرالحق۔ اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس رولنگ کو ابھی تک گورنمنٹ نے accept نہیں کیا۔ تو پھر کیا جواز رہ جاتا ہے باقی ہمارا یہاں بیٹھنے کا۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ آپ فیصلہ خود کریں - میں نے تو اپنی----

ملک محمد قاسم۔ کیا یہ بہانے ڈھونڈتے ہیں -

راجہ محمد ظفرالحق۔ یہ بہانے کیا آپ نے چیئرمین کی بات نہیں سنی - چیئرمین یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ ابھی تک اس رولنگ کو نہیں مان رہی -

ملک محمد قاسم۔ اچھا آپ تشریف رکھیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ کیوں آپ کے کہنے پر کیسے تشریف رکھیں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, if we don't accept, the Chairman will take action against that.

راجہ محمد ظفرالحق۔ چیئرمین کیا action لیں گے کیا ان کے پاس کوئی فوج ہے کیا ان کے پاس کوئی پولیس ہے؟ عدالتوں کے پاس اور چیئر کے پاس کیا ہوتا ہے؟ اگر آپ ان کی رولنگ کو submit نہیں کرتے اور اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس پر عملدرآمد نہیں کرتے۔ تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب کی بات سن لیتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔I am sorry میں کوئی legal آدمی نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ مسعود کوثر صاحب سپیکر رہے ہیں شاید کوئی اچھی بات بتا دیں۔

جی جناب۔

سید مسعود کوثر۔ سر میں آپ کا مشکور ہوں ۔ میں یہ عرض کردینا چاہتا تھا کہ یہ

Rule 72(a) is in the nature of like a *habeas corpus* petition.

Mr. Chairman: No We are not releasing from custody.

میری بات تو سنیں ناں ، پہلے میری بات when the Chairman speaks nobody speaks.

habeas corpus ہوتی ہے when the person is in illegal custody or alleged in illegal petition illegal custody and you release the said man by calling for that man's custody and release him تو یہ جو power ہے یہ power میں دوبارہ clarify کرنا چاہتا ہوں۔

This power is to call for that person in custody. he remains in custody.

Syed Masood Kausar: That what actually has happened is this that you have ordered that certain person should be produced before this House. And as you know as a Lawyer, somehow, the honourable member happens to be in the House. So, as far as that order is concerned, that will be only now, only of academic interest and academic discussion. My submission is that Sir, you have given a ruling. Now if there is another occasion, only then that would be the test point. Whether your ruling is accepted to what extent it is accepted that would be a situation which we will see later.

Mr. Chairman: Why do you say to what extent?

یعنی آپ کو as a member of the Senate زیب ہی نہیں دیتا ۔ آپ نے oath لی ہوئی ہے you have to accept it. There is nothing for you to say to what extent it is accepted.

I am sorry to hear that.

Syed Masood Kausar: Probably I am misunderstood.

Mr. Chairman: You have to say it has to be accepted, now letus see what the Government does. It has to be accepted, there is no question, I can't run the House without it.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: That till such time, till such time that Government comes out very clearly that they not only accept your ruling but they will abide by it, they will obey it, we will always go out for protest. For five minutes each day for three months and then we will see.

جنابِ چیئرمین۔ پانچ منٹ کے لئے جارہے ہیں۔ جانے دیں۔ چلیں that resolves
the controversy۔ ملک صاحب ان کو ذرا منا کرلے آئیں۔

(اپوزیشن کے سینیٹروں نے پانچ منٹ کے لئے House سے walk out کیا)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ تھوڑا سا جب بھی وقت ملے۔

ruling of the Chair of the Speaker and the Chairman and the decision of the court, they are quite two different things. Once decision of the High Court or Supreme Court is given it becomes public property. It can be discussed as is written on it even it can be discussed on the floor of the Assembly or the Senate or the joint sitting But the disicision of the Chair of the Senate or of the Speaker can never be criticized even if it is critisized outside afterwards it becomes contempt of the House in addition to the breach of privilege of the Speaker or the Chairman.

جناب چیئرمین۔ اصل میں میرے خیال میں ضرورت اس بات کی ہے۔ چلیں یہ بات علیحدگی میں کمال اظفر صاحب سے کریں گے کہ because to deal with Rules of Procedure I think we need to stremeline the procedure.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ نہیں اس میں ایک اور مسئلہ بھی ہے کہ جو basic Law ہے اگر وہاں کورٹ کے concerning Law جو ہے اس کے برعکس penal provision نہ ہو تو وہ directory بن جاتا ہے

but here the decisions which are given are mandatory in nature. They can't be criticized and they have to be obeyed. Nothing can be done on to it if one does not carry out

جی۔

جناب چیئرمین۔ بالکل صحیح کہا آپ نے۔جی جناب شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود ۔ جناب چیئرمین میں محسوس کر رہا ہوں کہ یہ پچھلے ایک ڈیڑھ مہینے سے میں نوٹ کر رہا ہوں ڈپٹی چیئرمین صاحب بیٹھے ہوتے ہیں یا آپ ' جب بھی چیئرمین کسی observation پر اپنی ruling دیتے ہیں اس کے اوپر عمل نہیں ہوتا فورا" اس پر سوال شروع کر دئیے جاتے ہیں چاہے وہ procedural matter پر ہو چاہے وہ point of order پر ہو اور میں نام نہیں لینا چاہتا چند معزز ممبر جو ہیں وہ تو آپ کی ہدایت کے باوجود بیٹھتے ہی نہیں ہیں۔جہاں ہم larger question کو study کر رہے ہیں ایک larger question کو face کر رہے ہیں میں آپ سے پھر یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو procedural matters ہیں ۔ جیسے آج ہوا مجھے بڑا افسوس ہوا ہے اس بات کا آپ نے کہہ دیا کہ وقفہ سوالات اور ہم نے اس کو تسلیم کر لیا اس کے بعد پھر دوبارہ ایک بات شروع ہو گئی۔

جناب چیئرمین ۔ بھائی مصیبت تو یہ ہے کہ جو ان کو پسند ہوتا ہے وہ تسلیم کرتے ہیں باقی نہیں کرتے ' جو ان کو suit کرتا ہے وہ تسلیم کرتے ہیں باقی نہیں کرتے۔

you see that is the unfortunate part and not only in this matter but in every thing

(مداخلت)

Mr Chairman: You have not only to abide by it, you have taken an oath on it as a member of the Senate. No member of the Senate should say any thing which contradict the position as laid own in the rules.and I think I will meet

with Kamal Azfar on this issue.

کہ رولز میں میرے خیال میں کچھ بہتری کرنے کی ضرورت ہے تو

we will have a detailed meeting on that and we can ----

جناب رفیق احمد شیخ-جناب والا! اس کو یا تو simple ہونا چاہئیے تھا۔

whenever a member of the Assembly or the Senate is arrested he should be brought to the House.

جناب چیئرمین- یہی ہے ناں جی۔

جناب رفیق احمد شیخ- نہیں اس طرح نہیں ہے

The obligation has been placed on the Chairman if he thinks that is mecessary. My view is if he comes to the conclusion that the arrest is malafide be would call for the man.

جناب چیئرمین- وہ چیئرمین پر چھوڑیں ناں۔ بہرحال وہ تو------ جی۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, in furthering of your guidance we will look at the rules and try to see to what extent we can remove its lacuna and make it better.

جناب چیئرمین - اس میں ہیں جی کئی چیزیں we will discuss certain things which need to be improved. So now we start with the Question Hour. جی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق-جناب چیئرمین! وقفہ سوالات سے پہلے میرا نکتہ اعتراض کا تعلق ہے ۔

جناب چیئرمین- نہیں وقفہ سوالات سے پہلے نہیں جی۔

مولانا سمیع الحق- میں ایک گزارش کرتا ہوں جناب چیئرمین صاحب میں نے کئی ہفتوں سے آپ کو پریشان نہیں کیا نہ نکتہ اعتراض اٹھاتا ہوں آپ کا بہت بڑا حوصلہ ہے اور دل گردہ ہے کہ ایک موضوع کو آپ کئی کئی دن سے سنتے آئے ہیں ۔ اس کی وجہ سے میں مزید

کارروائی آگے نہیں چلنے دوں گا جب تک آپ مجھے بات نہیں کرنے دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔میری عرض تو سن لیں۔

مولانا سمیع الحق۔میں عرض نہیں سنتا ہوں کیونکہ جب سینیٹ کا اجلاس شروع ہو رہا تھا سینیٹ کے سامنے بہت اہم معاملات تھے ۔

جناب چیئرمین۔میری عرض سن لیں مولانا صاحب پھر آپ مطمئن ہو جائیں گے ۔

مولانا سمیع الحق۔ اگر ایک گھنٹہ وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں جب ختم ہوگا تو آپ اجلاس ملتوی کردیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی بات سنے بغیر اجلاس ملتوی نہیں کروں گا ۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ پھر بات کرنے کا موقع گزر جائے گا ۔

جناب چیئرمین۔ میری بات تو سنیں ۔ آپ نے ایک روایت بنائی ہوئی ہے کہ ---

مولانا سمیع الحق۔ آپ کی بات ہم بار بار سنتے آ رہے ہیں ' آپ کا حوصلہ ہے کہ آپ کے rules کو جو چیلنج کرتے ہیں 'ان کی بات بھی سنتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میری عرض تو سن لیں۔ ہم نے ایک روایت بنائی ہوئی ہے کہ Questions Hour کے بعد اس قسم کے معاملات کے بارے میں تھوڑا سا وقت دے دیا جائے۔

مولانا سمیع الحق۔ یہ روایت جو ہے یہ تو پچھلے دو ہفتہ سے ٹوٹ چکی ہے ۔ جو اہم ' قومی اور ملی معاملات ہیں 'وہ سب آپ نے ملتوی کر دئے ۔

جناب چیئرمین۔ میں آپ کی بات سنے بغیر ہاؤس adjourn نہیں کروں گا ۔ کیا آپ مطمئن ہیں ؟

مولانا سمیع الحق۔ اس کے بعد موقع نہیں ہوگا ۔ ایک گھنٹہ تو questions میں لگ جائے گا ۔

جناب چیئرمین۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر Questions Hour لمبا ہو گیا

تو پھر بھی آپ کی بات سن کر ہی اجلاس کو ملتوی کیا جائے گا۔ آپ کی بات سنے بغیر ہاؤس کو adjourn نہیں کروں گا۔

مولانا سمیع الحق۔ ہم نے مشترکہ نکات پر بحث کے لئے ایک معاہدہ کیا تھا ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے کا موقع ہی نہیں آ رہا ہے اور اس طرح اجلاس ختم ہو جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ Questions Hour کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے ؟ Where is Law Minister? ۔ وہ ہاؤس میں نہیں ہیں ۔ چلیں ۔ مولانا صاحب ۔ آپ بات کرلیں ۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین ۔ جب سینٹ کا اجلاس شروع نہیں ہوا تھا' تو اس وقت ملک کو بہت اہم قومی امور درپیش تھے جو کہ فوری نوعیت کے تھے ۔ ہم نے ان کے بارے میں تحاریک التوا بھی ہاؤس میں پیش کیں۔ ان میں سرفہرست مالاکنڈ اور باجوڑ کے مسلمانوں کا قتل عام تھا ۔ گرفتاریاں ہو رہی تھیں اور آبادیوں کو بلڈوز کیا جا رہا تھا ۔ جناب چیئرمین ۔ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ۔

مار گزیدہ خواہد مردہ شود.......تا تریاق از عراق آوردہ شود

ان مسائل پر بات کرنے کے لئے مشترکہ پارلیمانی گروپوں نے ایک میٹنگ کی کہ اجلاس شروع ہوتے ہی سب سے پہلے ان مسائل پر بات کریں گے ۔ لیکن جب اجلاس شروع ہوا تو راجہ ظفر الحق نے پارلیمنٹ میں جو محاذ آرائی ہوئی ' اس کے بارے میں تحریک پیش کی' اس پر کئی دن بحث ہوئی ۔اس کے بعد ہمارے معزز رکن چوہدری شجاعت صاحب کو گرفتار کر لیا گیا' یہ مسئلہ بھی فوری نوعیت کا تھا ' بہت اہم تھا اس پر بحث ہوئی اور اس پر آپ نے اپنی رولنگ دی۔ اس مسئلہ کو کسی نتیجہ تک پہنچانے کے لئے کئی کئی دن کا وقفہ بھی کیا۔ بہرحال اس کا نتیجہ وہی نکلا جیسے خٹک صاحب نے کہاہے کہ پرنالہ تو وہیں کا وہیں ہے ۔ تاہم الحمدللہ ' چوہدری صاحب تو ہاؤس میں آ گئے ہیں لیکن جو مسائل فوری نوعیت کے ہیں ۔ جیسے کراچی ٹوٹ رہا ہے اور تباہ ہو رہا ہے ' مالا کنڈ ڈویژن میں کیا کچھ ہو رہاہے ؟ امریکہ ہمیں بالکل غلام بنا چکا ہے۔ دوبارہ اقتصادی معاہدے East India Company کی طرز پر ہو چکے ہیں ' جس سے ملک گروی ہو گیا ہے' ان پر بات کرنا بہت ضروری ہے۔ اس وقت ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر تو لڑ رہے ہیں---

جناب چیئرمین - وزیر قانون صاحب کدھر ہیں Where is Law Minister? وزیر قانون کو بلائیں تا کہ کارروائی شروع کریں -

مولانا سمیع الحق - میں جناب والا' آپ کو disturb نہ کرتا لیکن صورت حال یہ ہے کہ سوالات کا ایک گھنٹہ ختم ہوتے ہی اجلاس کا وقت ختم ہو جائے گا اور شاید کل اجلاس ہو یا نہ ہو - چونکہ اب پانی سر سے گزر گیا ہے -اس لئے اس پر بات ہونا بہت ضروری ہے -

جناب چیئرمین- questions hour - جناب زاہد اختر صاحب -

(مداخلت)

جناب چیئرمین- جناب اجمل خٹک صاحب -

جناب محمد اجمل خان خٹک - مولانا سمیع الحق صاحب نے اپ کے سامنے جو گزارشات کی ہیں' یہ نہایت اہم ہیں - بلا شبہ ہم اور آپ جووقفہ سوالات پر بضد ہیں کہ یہ رہے' یہ ہمارا اور عوام کا جن کے ہم نمائندے ہیں' دلچسپی کا مسئلہ ہے لیکن جس طرف مولانا صاحب نے اشارہ کیا ہے' ہم وہاں کے رہنے والے ہیں - وہاں کے باشندے ہیں اور وہاں کے قریبی لوگ ہیں - اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر ایک منٹ ضائع کرنے کے معنی یہ ہیں--- ان پر جو مصیبت ہے' وہ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سلسلہ پھیلتا جا رہا ہے -یہ مسئلہ ایک جگہ سے شروع ہو کر پورے ڈویژن میں باجوڑ تک پہنچ گیا ہے اور اب یہ قبائل تک پہنچ رہا ہے - میں کل قبائل سے آیا ہوں -یہ سلسلہ پورے پاکستان کو اپنے گھیرے میں لے لے گا- یہ اتنا خطرناک مسئلہ ہے کہ اگر ہم اس پر فوری طور پر غور نہیں کریں گے' تو یہ خطرناک ترین بن جائے گا اور بے قابو ہو جائے گا اور بات حکومت کی پالیسیوں تک پہنچ جائے گی' جس کے بارے میں' میں چاہتا تھا کہ نا اہلی کا لفظ استعمال کروں لیکن ذہن اجازت نہیں دیتا-

جناب چیئرمین- چلیں -- اب میری request یہ ہو گی -

(مداخلت).

جناب محمد اجمل خان خٹک - ان کے وعدوں کی وجہ سے روز بروز حالات خراب ہو رہے ہیں- اس لئے میں مولانا صاحب کی تائید کر رہاہوں کہ اس مسئلہ پر بحث شروع کی جائے-

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جناب چیئرمین ---

جناب چیئرمین- بیٹھیں - میری ایک درخواست سن لیں۔ ایسے کئی مسئلے ہوتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ میری ایک practice رہی ہے۔ جب Question Hour ختم ہو جاتا ہے۔ تو تھوڑے سے وقت میں میں ایسے چھوٹے موٹے پوائنٹ سن لیتا ہوں۔ تو میرے خیال میں آپ مہربانی کر کے تعاون کریں اور ہم رولز کے مطابق ہاؤس کو چلانے کی کوشش کریں۔ Question Hour جب ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں تھوڑا بہت وقت ان چیزوں کے لیے دیتا رہا ہوں۔ اب بھی دیتا رہوں گا۔ کوئی چھوٹی موٹی چیز، لمبی بات نہیں۔ باقی یہ ہے کہ کوئی مسئلہ آپ نے discuss کرنا ہے۔ اس کو ایجنڈے پر لانے کا کوئی طریقہ کار ہے - اور اس طریقہ کار کے مطابق لانے کی کوشش کریں - This is my request to you تاکہ ہم کوشش کریں We can run the House in orderly manner تو اب Question Hour کا ٹائم ہے - Question Hour کر لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - ایجنڈے پر لانے کا جو طریقہ کار ہے۔اس کو لاء منسٹر سے discuss کریں یا اپنے لیڈر آف دی ہاؤس سے--

مولانا سمیع الحق - راجہ صاحب سے اس دن کر بھی لیا۔ یہ معاملات پہلے آئیں گے ساری کارروائی معطل ہو گی۔

جناب چیئرمین- جناب چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ صرف اس لئے کہ اس ہاؤس کو جیسے کہ آپ نے فیصلہ کیا ہوا ہے۔رولز کے مطابق چلانا ہے۔ اسی کو سامنے رکھتے ہوئے میں سوچ رہا تھا۔ جب میری باری آئے گی۔ میرا پریویلج موشن آئے گا اس کے اوپر ---

جناب چیئرمین- آپ کا پریویلج موشن ہے - وہ Question Hour کے بعد آئے گا۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا ! میں یہ کہوں گا کہ جو مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا ہے۔ جو اجمل خٹک صاحب نے کہا ہے۔ ظاہر ہے یہ بہت ہی اہم مسئلے ہیں - میرے ذاتی

مسئلے سے زیادہ اہم مسئلے ہیں۔ جن کی انہوں نے نشاندہی کی ہے۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ کسی وقت بھی وقت نکال کر مجھے دس منٹ دے دیئے جائیں۔ تاکہ میں اپنا موقف بیان کر سکوں۔ جب میرا پریویلج موشن آئے گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ ابھی تو Question Hour ہے۔ باقی جو مسائل ہیں۔ بہتر تو یہ ہوتا ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن طے کر کے جو چیزیں ڈسکس کرنی ہیں وہ طریقہ کار سے لے آئیں لیکن normally practice is کہ Question Hour میں disturbance نہ کریں۔ Question Hou کو ہونے دیں۔ Question Hour کے بعد میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ وقت دیتا ہوں کہ کوئی اہم چیز raise کر دی۔ اگر گورنمنٹ نے respond کرنا ہو تو کر دیں۔ and then we try to proceed like this کی Question Hour No.30 Mr. Zahid Akhtar۔

QUESTIONS AND ANSWERS

30. *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister for Health be pleased to state the measures taken by the Government to prevent spreading of AIDS in the country?

Minister for Health: Measures taken by the Government to prevent spreading of AIDS in the Country.

Since no vaccine or cure is available awareness Communication, training and laboratory support are the recommended modalities to prevent the spread of AIDS. The details of major steps taken are as under :-

1 An electronic and print Media campaign for creating awareness was launched during April, 1994. The campaign which was well received in all sections of the society. It was highly praised by WHO experts and by the WHO it self.

2 The campaign had to be interrupted due to lack of funds but will be resumed towards the end of October. It also received favourable comments in

Pakistan and foreign press.

3. Telephone Hot Line Services , using telephone number 123 has been established at

Islamabad	(5 Lines).
Karachi	(10 Lines).
Hyderabad	(3 Lines).
Lahore	(Lines).
Peshawar	(5 Lines).
Quetta	(5 Lines).
Abbattabad	(1 Line).

A 2.5 minutes message recorded in the voice of Talat Hussain, giving frank description of what causes AIDS, how it is contacted and how it can be prevented is played back whenever telephone number 123 is dialled. On completion of the message , the caller is invited to ask any question (which are recorded and a respones is sent by post in confidence). Hundreds of letters are also received every week asking questions, and their replies are sent in confidence. The hot line system is proving to be highly effective. Though the number of telephone lines has been increased from time to time even now it is inadequate to cope with incoming calls. The number of hot lines as money becomes available.

4 Instructions have been issued to all Federal Government Hospital, to screen all blood /blood products before transfusion for HIV. Similar instructions have been issued to the provincial Governments as well .

5 A National Blood Transfusion Services and authority in order to deal with all matters pertaining to safe blood provision is being constituted.

6. A draft legislation, making it obligatory for all blood banks in public and

private sectors to use only safe blood /blood products for transfusion, has been finalized and is being submitted for approval and adoption.

7. A protocol for surveillance was developed and distributed to the designated sentinel centres.

8. The Ministry of Health with the collaboration of WHO has established 30 HIV/AIDS screening centres all over Pakistan.

9. A total of 1,11,3898 high and low risk persons have also been screened by various centres and during surveys.

10. A one week course of training for doctors and nurses has been organized at the health Services Academy which was attended by 45 participations.

11. A total of 68 seminars .Meetings,Hikes and Banners displays have been conducted to date.

12. A total of 4 ! training workshops have been carried out

13. Pakistan Medical and Dental Council has been asked to prepare texts for inclusion of information in medical syllabi regarding HIV/AIDS. It is proposed to include AIDS in syllabi of all senior high school classes.Colleges and Universities.

14. The Ministry of Heatlh has received a gift of US$ 60,000 from the Government of Norway (NORAD) in August, 1994 as technical support for AIDS control in Pakistan

15. A conference of Asian Countries will be held in November 1994 in Islamabad and is likly to be attended eminent people.

16. A sermon is being prepared for being read out at the Friday congregation by Imams.

17. A documentary film with the help of UNDP is under preparation and expected to be released in Ocober /November 1994.

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری جناب احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ۔ کیا جناب وزیر یہ بتائیں گے کہ اس سلسلے میں ٹی وی کے اشتہارات پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور باقی کاموں میں کتنی صرف ہوئی؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ 774.35 ملین روپے کا جو پروگرام ہے۔ ٹی۔وی پر مشتہر کرنے کے لئے۔

جناب چیئرمین۔ 773 ملین۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ 774.35 ملین۔

سید احسان شاہ۔ یہ باہر سے بھی کچھ aid ملی ہے۔ کچھ funding ہوئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی باہر سے بھی کینیڈا سے ۶۰ ہزار ڈالر اور ۲۰ ہزار ایک جگہ سے اور بھی کئی ایجنسیاں ہیں۔ اس کی detail نہیں ہے۔ ویسے total میرے پاس ہے کہ کتنا خرچ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ Next question No. 199 چوہدری شجاعت حسین صاحب'

199 . *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Food . Agriculture and Livestock be pleased to state :

(a) total amount paid to the affectees of Cooperative Finance societies in punjab and Islamabad by the pesent government till july 31,1994: and

(b) total amount paid by the present gvernment to affectives of Taj company ?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (a) Rs. 225 Million (b) Rs. 43.394.284 Million (Till 10-10-1994).

چوہدری شجاعت حسین۔ سپلیمنٹری ۔جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو کوآپریٹو اور تاج کمپنی کی payment کی انہوں نے figures دی ہیں۔ اس

میں کیا یہ بتائیں گے کہ ۹۲۔ میں جب یہ اقتدار میں آئے تھے اس وقت سے لے کر اب تک کتنی payment کی گئی ہے۔ total payment کی بات نہ کریں ۔ اس وقت سے لیکر اب تک ان کے دور حکومت میں جتنی payment کی گئی ہے ۔ اس کی بات کریں۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ سر آپ اگر سوال کو دیکھیں تو انہوں نے پوچھا ہے کہ

Total amount paid to the affectees of the Co-operative Finance Societies in Punjab and Islamabad by the present Government till July. Present Government means کہ

یہ جو figures دی گئی ہیں۔ وہ ہماری حکومت نے دی ہیں۔ جو موجودہ گورنمنٹ ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ٹھیک ہے جناب والا میں اس کو چیلنج کرتا ہوں ۔ اور ظاہر ہے کہ انہوں نے فلور آف دی ہاؤس پر کہا ہے تو یہ figures غلط دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے آپ پھر صحیح اعداد و شمار دے دیں ۔ اگلا سوال نمبر 267

267. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Food, Agriculture andLivestok be pleased to state the quantity of expired agricultural inputs (pesticides and others) in the country with province wise details and the steps taken by the Government for their disposal ?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (a) The province wise breakdown of the expired agricultural pesticides is given below:

(i) Punjab	3.805 tonnes
(ii) Sindh	2.016 tonnes
(iii) NWFP	225 tonnes
(iv) Balochistan	128 tonnes
(v) Department of Plant Protection (at different Places)	178 tonnes

The information in respect of fertilizers is Nil

(b) The Government is seized with the problem and is doing its best to

dispose off these outdated pesticide.

The disposal of these pesticide is however, a highly technical job for which requisite expertise and facilities are not readily available in the country. Therefore, the Federal Government, in 1987 approached the U.S AID to suggest some effective method and to depute experts for assessing the possibility of disposing off the old stocks of pesticide.

The U.S. Government deputed a team which finally recommended destroying these pesticides in rotary cement kilns. The team also held successfull demonstration in 1989 of burning 20 tonnes of the overaged pesticides in the rotary cement kiln at D.G. Khan Cement Plant .

Subsequently, MINFAL asked the Production Division to help in the burning operations, who regretted our request on the plea that many of their Cement factories had been privatized and as such they were no longer concerned with their operations.

The Government is thus constrained to consider the incineration method for the disposal of the old pesticides A.U.K. firm, contacted for this purpose. have given a very heavy estimate of Rs.460 million for doing the job.

Therefore, the Government is in the process of seeking some foreign assistance for procuring its own mobile incinerator (s) for this purpose. The Provincial Governments have also been advised to generate funds for the disposal of their own stock.

سید احسان شاہ۔ جناب میرا ضمنی یہ ہے کہ -------

جناب چیئرمین۔یہ وقفہ سوالات آج آدھہ گھنٹہ چلانا ہے ناں؟

ایک معزز رکن۔ جی ہاں جی یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی ۔ جی احسان شاہ صاحب ۔

سید احسان شاہ۔ اس میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ کچھ ادویات جو ہیں ان کو سیمنٹ فیکٹریوں کی بھٹیوں میں جلایا گیا جو کہ کامیاب رہا لیکن سیمنٹ فیکٹری کے مالکان نے یا متعلقہ منسٹری نے کہا کہ چونکہ ہم یہ فیکٹریاں پرائیویٹ سیکٹر میں دے چکے ہیں ۔ اس لئے مزید اس کی مالکان اجازت نہیں دیتے۔ لیکن ابھی حال ہی میں ایک نئی سیمنٹ فیکٹری کا افتتاح ہوا جس میں کافی گنجائش ہے۔ کیا حکومت اس نئی فیکٹری میں ادویات کو تلف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب غلام اکبر لاسی۔جناب اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ یہ یو ایس اے مشن کو ہم نے کہا تھا کہ یہ جو ادویات ہیں ان کی disposal کا کوئی راستہ نکالیں ۔ انہوں نے ایک تجربہ کرکےہمیں دکھایا تھا اور وہ کامیاب بھی رہا ۔ لیکن اس کے بعد ہم نے پروڈکشن منسٹری کو کہا کہ جتنا ساک پڑا ہوا ہے اس کو سیمنٹ فیکٹریز کے ذریعے dispose off کریں ۔ لیکن پروڈکشن منسٹری نے ہمیں کہا کہ یہ جتنی بھی سیمنٹ فیکٹریز یا پلانٹس ہیں وہ زیادہ تر اب پرائیویٹ سیکٹر میں ہیں ۔ اس لئے وہ لوگ اس میں اتنا interest نہیں لیتے ہیں ۔ گورنمنٹ کے پاس اب سیمنٹ کے جو پلانٹ ہیں وہ بہت کم ہیں ۔ United Kingdom سے بھی ہم نے بات کی اور جو experts ہیں ان سے کہا تو انہوں نے ایک estimateدیا تقریباً کوئی 446ملین کا کہ اس پر ٹوٹل خرچ آئے گا ۔ تو بہرحال ہم کوشش کررہے ہیں ۔ کسی طرح سے اس کو dispose کریں ۔

سید احسان شاہ۔تو جو یہاں پر اعداد و شمار دیئے گئے ہیں کہ ان پر اتنی لاگت آئے گی۔میرا خیال ہے کہ اس سے کم رقم سیمنٹ فیکٹری والوں کو دے کر اس کی تلفی ہو سکتی ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جتنے سیمنٹ کے پلانٹس ہیں یہ پرائیویٹ سیکٹرز میں ہیں ۔ اور وہ اس میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ لیکن حکومت کی یہ کوشش کررہی ہے کہ اگر اس پر کوئی مناسب خرچہ آئے تو اس کو dispose off کردیں گے ۔

سید احسان شاہ۔ میرے سوال کا جواب تو آیا ہی نہیں ہے ۔

(مداخلت)

جناب غلام اکبر لاسی- جناب ! میں شاہ صاحب کی بات کا جواب دیتا ہوں ۔ کہ جو لاگت ہم نے بتائی ہے ۔ آپ کے پاس on record ہے ۔ اگرآپ کے پاس کوئی ایسا کوئی proposal ہے کہ اس سے کم لاگت پر حکومت کا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ ہم آپ کو welcome کریں گے ۔ آپ ہمیں تجویز دیں ہم اس کو implement کریں گے ۔

سید احسان شاہ- نہیں میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے پاس کوئی تجویز ہے ۔

(قطع کلامیاں)

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ۔جناب شاہ صاحب کی تجویز یہ ہے کہ جو گورنمنٹ کے پاس فیکٹریاں ہیں ۔ ابھی اس ایوان میں منسٹر صاحب نے تین ہزار ٹن کی فیکٹری کا افتتاح کیاہے وہاں پر یہ کیوں نہ لاکر اس کو سستے داموں ختم کریں ۔ اور ان کے پاس اس کے علاوہ بھی دو تین فیکٹریاں ہیں ۔ تو یہ کیا بات ہے کہ ساری فیکٹریاں چلی گئیں ۔ تین چار فیکٹریاں گورنمنٹ کے پاس موجود ہیں اور ان میں یہ حل سکتا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی - یہ اتنا سادہ بھی حل نہیں ہے ۔ ابھی حال ہی میں ایک فیکٹری کا افتتاح ہوا ہے ۔ اور اس کے اندر اس کو جلانے کا ہمارے ماحولیاتی صورتحال سے بڑا گہرا تعلق ہے ۔ یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ ہم کسی بھی سیمنٹ فیکٹر ی میں اس کو لے جائیں ۔ اور جیسے آپ نے اعداد و شمار دیکھے ہیں کہ ایک اچھی خاصی اس کی quantity ہے ۔ تو ظاہری بات ہے کہ حکومت اس کی کوشش کررہی ہے کہ اس کو ختم کریں ۔ فیکٹری جو ابھی اگر دو چار یونٹس ہیں ہو سکتا ہے ان میں وہ اہلیت نہ ہو ۔ کہ وہ یہ purpose solve کریں اور اگر فرض کریں کہ ہے بھی ، تو expenses کو دیکھنا پڑتا ہے کہ کتنے ہوں گے ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جو U.K کی offer ہے اس میں کم سے کم نقصان ہوتا ہو ۔ یا وہ harmless ہو ۔ اور وہ زیادہ ہمارے لئے بہتر ہو ۔ تو اس کا جائزہ لیا جارہا ہے اور ہم معزز سینیٹر کو گورنمنٹ کی طرف سے assure کرتے ہیں کہ کم سے کم اخراجات میں محفوظ طریقے سے کہ اس سے کوئی damage نہ ہو climate پر اس کا کوئی اثر نہ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ طریقے سے ہم اس کو dispose off کریں گے۔

جناب چیئرمین- جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب! اگر آپ اس کی لسٹ دیکھ لیں تو تقریباً چھ ہزار ٹن pesticides ہیں جو expire ہو چکی ہیں۔ ان pesticides کو لینے کے لئے گورنمنٹ کا زرمبادلہ لگا ہو گا' پیسے لگے ہوں گے۔ اب وہ ایک تو expire ہو گئے ہیں اب ان کو dispose of کرنے کے لئے الگ پرابلم بن گئی ہے کہ اس سے environmental pollution کی بات ہے اور اس پر مزید خرچہ بھی آ رہا ہے تو کیا انہوں نے اس کے لئے کوئی accountability کی جس کے یہ بڑے داعی اور دعویدار ہیں۔ تو اس سلسلے میں بھی انہوں نے کسی پر ہاتھ ڈالا ہے کہ آپ نے یہ pesticides منگوانے تو یہ کیوں پڑے رہے ہیں' یہ کیوں expire ہو گئے اب یہ ایک دوسری مصیبت ایک اور مردار ہمارے کندھے پر لاد دیا کہ اس مردے کو کس طرح دفنایا جائے تو اس سلسلے میں وزیر صاحب فرمائیں گے کہ انہوں نے کیا کام کیا ہے؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب! اب جیسے آغا صاحب نے کہا' ہم ہاتھ ڈالیں گے تو پھر آپ کو شکایت ہو گی لیکن اس کا background آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ ۱۹۹۰ء کے دور میں امپورٹ ہوئی تھی اور اس کے بعد گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ اس کو پرائیوٹ سیکٹر میں دیا جائے۔ پرائیوٹ سیکٹر نے اسے utilize نہیں کیا' بہرحال اس میں ہماری طرف سے کسی اسٹیج پر negligence نہیں ہوئی ہے۔ یہ آج سے کوئی ۱۲' ۱۴ سال پہلے کی بات ہے۔ یہ مسئلہ اور بہت سارے مسائل ہمیں وراثت میں ملے ہیں' ان میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے' ہم اس سے خیروخوبی سے نمٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ سر ایک گزارش ہے' جہاں تک وراثت کی بات ہے یہ سارے ہی ہمیں وراثت میں ملے ہیں تو مصیبت یہ ہے کہ ان وراثت والوں سے جان چھڑانا تو بہت مشکل ہو گیا ہے۔ یہ سارے ہمیں وراثت میں ملے ہیں اور پھر یہ جو accountability ہے اس کو کہیں نہ کہیں سے تو شروع کرنا ہے' اس طرح جو bureacratic level پر سب کچھ ہو رہا ہے اور ملک کا خانہ خراب کیا جا رہا ہے اور سوائے political victimization کے دوسری کوئی accountability انہوں نے نہیں کی۔ وہ بھی دو دنوں سے زیادہ وہ sustain نہیں کر سکتے اور آپ کے سامنے مجبور ہو کر ان کو اپنے سارے اقدامات واپس لینے پڑتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں specific جواب دیں

کہ یہ چھ ہزار ٹن کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس ٹوٹل چھ ہزار ٹن میں گورنمنٹ کے کتنے پیسے involve ہیں اور جو لوگ سٹوروں میں ان کی نگہداشت کرتے رہے، یہ کہیں سے بھی ورثے میں ملے ہوں، کسی بھی گورنمنٹ سے آئے ہوں لیکن ذمہ دار نہ لاسی صاحب ہیں نہ میں ہوں۔ اس کے وہ ذمہ دار لوگ ہیں جو سٹور کیپرز ہیں جو issue کرتے ہیں، جن کا agriculture community سے ڈائریکٹ واسطہ ہے جو replacement organization بنی ہوئی ہیں ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔ یہ کوئی political issue نہیں ہے کہ اس کو political issue بنا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب! جیسے میں نے عرض کیا کہ اس وقت مارشل لاء تھا اس ملک میں ۔ سویلین گورنمنٹ نہیں تھی اور ۱۹۸۰ء میں جیسے میں نے figures دی ہیں، یہ ۱۹۸۰ء میں امپورٹ ہوئیں اور ۸۵ء کے بعد پرائیویٹ سیکٹر کو دی گئیں یہ تو ظاہری بات ہے اس وقت کی حکومت کی negligence تھی کہ اتنا بڑا سٹاک لائے کہ اس کو وہ dispose of نہیں کر سکے۔ لیکن اب آپ بتائیں کہ اس کی انکوائری میں کوئی ایک آدمی involve نہیں ہو گا۔ یہ تو پوری گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ جس منسٹری میں، جس گورنمنٹ نے اس کو امپورٹ کیا۔ اول تو اس کو اتنی بڑی تعداد میں امپورٹ نہیں کرنا چاہئے تھا، لیکن اگر کیا تو پھر اس کو پرائیویٹ سیکٹر کو دینا تھا تو اس کو کھپا دینا چاہئے تھا، اس کو utilize کر دینا چاہئے تھا اور کسی بھی قیمت پر اس کو dispose of کرنا چاہئے تھا۔

اب یہ accountability کی بات کرتے ہیں۔ ظاہری بات ہے میں assure تو کر سکتا ہوں کہ ہم بھیجیں گے۔ اگر آج بھی وہ لوگ گورنمنٹ میں ہوں گے جو اس کے ذمہ دار ہیں تو ہم ان سے باز پرس کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب یعقوب ناصر صاحب۔

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ جناب چیئرمین! یہ اخبار نویسوں کو جو وقفہ سوالات کی کاپی ملی ہے وہ پرانی ہے۔ پریشان بیٹھے ہوئے ہیں، تو انہیں بھی یہ upto date کاپی مہیا کی جائے جو آج کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ یعنی سوالات کی کاپی، کس کس کو نہیں ملی ہے۔

سردار محمد یعقوب ناصر ۔ پریس والوں کو جناب۔

جناب چیئرمین۔ یہ دیکھیں جی سیکرٹری صاحب اگر ان کو پہلے ملتی تھی تو اب بھی دیں۔

28 *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact the Pakistan Embassy in Baku is demanding from every student who seeks visa to study in Pakistan a deposit of U.S$ 60 and also insists that visa would be given if the students travel by PIA, if so, its reasons; and

(b) whether it is also a fact that the fare of PIA is more than Azerbaijan Airline, if so, the steps taken by the government to arrange concessional air fare to students travelling to Pakistan for education purpose?

Sardar Aseff Ahmed Ali: Our Embassy in Baku did not and dose not charge visa fee from any national of Azerbaijan including bonafide student studying in pakistan in accordance with the instructions of Ministry of Interior. However, citizens of Russian Federation including the Chechin nationals intending to visit Pakistan as tourists are being charged US $ 60 as visa fee as per prevailing rates. The Pakistan Embassy in Baku has never charged fee for study visa from any student studying in Pakistan having clearance of the Ministry of Education. As regards PIA fares in comparison with Azerbaijan Airline. PIA authorities should be asked to clarify the situation. Pakistan Embassy in Baku does not restrict any passenger to travel by PIA. However, it may be mentioned that PIA is the only airline operating regularly between Pakistan and Azerbaijan. Pakistan Embassy has persuaded PIA to give

concessional fare to all students a US$250 round trip.

جناب چیئرمین ، جی اگلا سوال نمبر ۲۸ سید خورشید احمد صاحب۔ سپلیمنٹری سوال------ کوئی نہیں جی، اگلا سوال نمبر ۲۹، آفتاب احمد صاحب۔

29 *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister for Health be pleased to state.

(a) the names of distributors and manufactures who supply medicines to government: and

(b) whether is a fact that these distributors and manufactures do not normally employ qualified pharmacists, if so whether there is any proposal under consideration of the Government to purchase medicines form the distributors and manufacturer who have qualified pharmacists?

Minister for Health: (a) There are no particular distributors and manufacturers who supply medicines to government. All the registered manufacturers and their authorised distributors can supply medicines to government.

(b) (i) The licenced manufacturers always have qualified (graduate) pharmacists in production quality control of pharmaceuticals. This is mandatory under the Drugs Act 1976.

(ii) the distributors (sale of drugs) are regulated by the provincial governments through Provincial Drug (Sale) Rules under the Drugs Act 1976. At present these Drug Rules do not provide for the compulsory employment of qualified (Graduate) pharmacists by the distributors (wholesellers).

(iii) there is no proposal under consideration of the government to purchase medicines from the distributors who have qualified pharmacists.

جناب چیئرمین ، سپلیمنٹری سوال؛ کوئی نہیں جی۔ سوال نمبر ۳۰ جی، آفتاب احمد شیخ صاحب۔

30 * Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether the Government had sent a representative in a meeting held by muslims in U.K. on 6,7 August ,1994 giving a call to the Islamic World to help the oppressed muslims in the world including Kashmiris; if not ,its reasons?

Sardar Aseff Ahmed Ali: The question presumably relate to the 'Khilafat Conference' which was held by an organization called' Hizbul Tahrir August 7,1994.

The main theme of the Conference ,as reflected in the title ,was the restoration of the Khilafat. However, during the Conference other subjects like the political struggle for revival of Islam, unification of the Ummah to cope with the 'conspiracies' agains Islam and the current state of affairs in the Muslim countries etc. were also discussed.

No separate resolution on Kashmir was adopted in the meeting. However, a general reference to the liberation of all "Muslim lands" including Kashmir and Palestine was passed.

During the Comference only the western countries and the United Nations came under attack by various speakers but the Heads of State and Heads of Government of friendly Muslim countries were also severely criticized and ridiculed Presence of a Pakistan government representative, therfore, at this event would hav been resented by friendly Muslim countries.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, my supplementary is as to why

the Government could not send a representative, why a private body was not sent to attend this conference?

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! یہ کوئی پرائیویٹ کانفرنس تھی اگر کوئی بھیجے جاتے تو وہاں پر مختلف controversial issues اٹھائے گئے ہیں اور یہ شیخ صاحب بھی جانتے ہیں کہ وہاں پر جو مختلف ممالک پر تنقید کی گئی ہے' ان کے خلاف زہر اگلا گیا ہے تو اگر ہم بھیجتے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ یہاں آج سوال اٹھائے جاتے کہ کیوں بھیجے گئے تھے۔ جب ہمارے دوست ممالک میں وہاں پر تنقید ہو رہی تھی --

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا سوال کچھ اور ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو کانفرنس ہوئی ہے اس میں تمام مسلم امہ پر جہاں جہاں مظالم ہو رہے ہیں وہ under discussion آئے۔ گورنمنٹ کی پوزیشن یہ ہے کہ اگر ہم سرکاری نمائندہ بھیجتے تو اور ممالک کو ناراض کرتے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ سرکاری نمائندہ چھوڑیے آپ نے کوئی پرائیویٹ باڈی جس کی سرکاری نوعیت نہ ہو' اسے کیوں نہیں بھیجا اگر آپ خود اپنا سرکاری نمائندہ نہیں بھیجنا چاہتے تھے۔ یہ سوال ہے میرا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا پھر پرائیویٹ capacity گورنمنٹ کی تو ہوتی نہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے اگلا سوال نمبر ۳۱ آفتاب احمد شیخ صاحب۔

31. ***Mr Aftab Ahmed Sheikh:** Will the Minister for Health be pleased to state the steps taken by the govenment for appointment of qualified pharmacists in Hospital?

Minister for Health: The Government are already following the practice of appointing qualified pharmacists in various Hospitals as per details given below:-

Name of Hospitals	Number of qualified pharmacists.
(i) Federal Government Service Hospital.Islamabad.	01
(ii) Pakistan Institute of Medical Sciences.Islamabad.	06
(iii) Jinnah Postgraduate Medical Center.Karachi.	04
(iv) National Institute of Cardiovascular Diseases.Karachi.	01

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سوال پڑھا گیا تصور کیا جانے میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جناب نمبر ۳۲ شجاعت حسین صاحب۔

32. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Health be pleased to state the names of essential drugs the prices of which have been revised upward by the government in September last and the reasons therefor?

Minister for Health: No price increase was allowed in September last. In fact, in june, 1993, the Economic Coordination committee of the Cabinet had approved decontrol of drug prices while retaining control of 821 drugs. On 821 controlled drugs no price increase was allowed since 12-6-1993 till recently. In its meeting on 26-9-1994, the Economic Coordination committee of the Cabinet decided to permit an increase of 7.5%in prices of the 821 drugs whose prices are controlled with effect from Ist November, 1994 in veiw of decline in the parity value of the rupee and increase in cost of all inputs including electricity, gas labour charges raw materials, etc. and general inflation. However, despite decontrol, there has been freeze on the prices of all the decontrolled medicines which number several thousends since 16th January, 1994. This has been possible due to pursuation of the industry by the Ministry of Health. The freeze will continue till June 1995. As a matter of fact, drugs are the only commodity in

which during this year no increase has taken place in price of several thousand drugs despite decontrol, and an increase of only 7.5%over the prices fixed on 12-6-1993.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ بہت اہم سوال ہے۔ ہر ماہ محترمہ دوسرے ممالک میں بجلی کے معاہدوں کے لئے جاتی ہیں تو یہ ہر روز دوائیوں کی قیمتیں روز بروز جس طریقے سے بڑھ رہی ہے میرا خیال ہے کہ اب ہر آدمی کی بساط سے باہر ہو رہی ہیں۔ تو کیا یہ وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے کہ انہوں نے آج تک جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے کیا انہوں نے فارماسیوٹیکل فیکٹری لگانے کا بھی معاہدہ کیا ہے۔ اس ملک کے اندر تاکہ یہ باہر کی دوائیاں جو بار بار آرہی ہیں قیمتیں بڑھ رہی ہیں اس کا تدارک ہو سکے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ تو پرائیویٹائزیشن کے بعد گورنمنٹ تو لگاتی نہیں ہے۔ اور جو باہر کی اگر کوئی فرم یا پاکستان کی کوئی فرم لگانا چاہے تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ اس کے لئے جناب والا کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں جو باقی انڈسٹری کو دی جا رہی ہیں۔ وہی سہولیات ان کے لئے بھی ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین۔ فرما رہے ہیں کہ اس سلسلے میں گورنمنٹ کوئی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں جناب والا سمجھ رہا ہوں کہ -------

چوہدری شجاعت حسین۔ پرائیویٹ سیکٹر کو ہی بتا دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ پرائیویٹ سیکٹر میں فیکٹری لگانے کا طریقہ کار وہی ہے یہ فیکٹری ہے ناں جی۔ جہاں کیمیکلز تیار ہوتے ہیں، فرٹیلائزر تیار ہوتی ہے، ان پر بھی وہی قانون لاگو ہے جو تمام پر ایک جیسا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا کیمیکلز اور فارماسیوٹیکل میں بڑا زمین آسمان کا فرق ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ nature میں فرق ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال جناب نمبر ۲۲ شجاعت حسین صاحب۔

33. *Ch. Shujat Hussain: Will the Minister for Health be pleased to state whether is it a fact that multinational pharmaceutical corporations are importing raw material for 'price controlled drugs' at highly inflated rates from their parent companies are their affiliates if so, the steps taken by the Government to stop such tacties by these Companies which is causing huge losses to the country in the form of foreign exchange?

Minister for Health: There are a limited number of case in which multinational companies are importing raw materials at more than competitive rates, on the plea of better quality and investment on research. However, despite this generally the drug prices in Pakistan are relatively lower than those prevailing in the south Asian countries while the quality of our drugs is believed to be better. Transfer pricing in fact, is as old as the advent of multi-nationals in Pakistan and being an international phenomenon, it is not limited to this country only.

In our drug laws no provision exists to exercise control on prices of raw materials whether imported or locally manufactured. With a view to bring down the prices of raw materials in question, the Ministry is holding negotiations with the concerned manufacturers to persuade them, as a result of which some companies have already reduced some price, simultaneously the Pakistan Pharmaceutical Manufacture Association which is the representative body of all pharmaceutical manufacturers and Pharma Bureau of Overseas Investors Chamber of Commerce and Industry which represent multi-national companies have been advised to persuade their members to import raw materials at

competitive rates.

چوہدری شجاعت حسین۔ نہیں جناب والا میں ڈاکٹر صاحب سے اس سوال کا جواب نہیں پوچھ سکتا۔ جب وزیرصحت آئیں گے اس وقت میں پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین۔ نمبر ۳۴ شجاعت حسین صاحب۔ یہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے بارے میں ہے۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا جواب کون دے گا۔

34. *Ch. Shujat Hussain: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) name of the foreign agencies which provided aid to social sector programme.

(b) the name of the projects and their location on which this aid is being spent or has been allocate;and

(c) the present stage of each project?

Syed Iqbal Haider: (a) Name of foreign agencies providing aid to social sector programme are :-

World Bank , IDA , EEC , Asian Development Bank , OPEC , JICA (japan)UNICEF,USAID, French Government, GTZ/KFW(German)UNFPA, ODA(U.K) Netherland Government, UNDP, ILO, Canadian Government. USA.

(b) In the Federal PSDP1994-95 there are as many as (65) project/ schemes in social sector comprising Environment (5) Education (3) Health (17) .PP&H(3) Population Planning (5). Manpower (4). The names and location of these projects are shown in columns land 2 in Annexure-I respectively placed on the table of the House .Besides projects are also being undertaken by provinces.

(c) The projects are at various stages of implementation as briefly given in the last column (N. 9) of annexure-I(Annexure has been placed in the

Senate Library).

سید اقبال حیدر۔ سیکریٹری ہی نہیں ہے تو جواب کیا دیں۔

جناب چیئرمین۔ سیکریٹری ہے کوئی۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جب وزیر ہی نہیں ہے تو ......

جناب چیئرمین۔ چلیں جی اگلا ۳۵ انور بھنڈر صاحب۔

35. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether the government has fixed the floor price of the Basmati and Irri rice and sugar -cane for the current year,if so ,the details of price,if not ,its reasons?

Nawab Mohammad Yousaf Talpur: Yes. The government has fixed the support price of Basmati and Irri rice and sugarcane for the year 1994-95 crops as under:-

I. Rice	Rs. per 40 Kgs.
Variety	
(i) Basmati-385	210.90
(ii) Irri-6 (Faq)	102.60
(iii) Irri-6 (Superior)	114.00
(iv) Ks 282.DR-82DR-83(FAQ)	114.00
(v) Ks-282,DR-82,DR-83(Superior)	125.40

II. Sugarcane

Province	Rs.per 40 Kgs.
Punjab	20.50
N.W.F.P.	20.50
Sindh	20.75

Balochistan 20.75

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا ۔ اس سوال میں میں نے پوچھا تھا کہ آپ نے جو چاول کی مختلف اقسام کی قیمتیں مقرر کی ہیں۔ اور قیمتیں انہوں نے بتا دی ہیں کہ ہم نے یہ آئندہ سال کے مقرر کی ہیں لیکن یہ کس روز آپ نے مقرر کی تھیں اور اس وقت سیزن شروع ہو چکا تھا یا نہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب یہ ای سی سی نے فیصلہ کیا تھا لیکن یہ سیزن شروع ہونے سے پہلے ہی یہ مقرر کر دی تھیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں تاریخ معلوم کرنا چاہتا ہوں جناب تاکہ میں سیزن کا ان سے سوال کر سکوں۔

جناب چیئرمین۔ ای سی سی کی میٹنگ کب ہوئی تھی۔ کب فیصلہ ہوا تھا؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب یہ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۴ کو ای سی سی نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیشہ جب ہمارے ہاں قیمتیں مقرر کی جاتی ہیں۔ گنے کی فصل تیار ہے سپلائی شروع ہے اسی طرح مارکیٹ میں جب فصل آجاتی ہے تو یہ قیمتیں مقرر کی جاتی ہیں جب مال ان کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ تو اس وقت یہ قیمتیں مقرر کرتے ہیں۔ کیا یہ بات گورنمنٹ کے علم میں ہے اور اس کے متعلق کیا تدارک آپ کریں گے۔ اس کا فائدہ پیدا کرنے والے کو نہیں پہنچتا۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب والا بات یہ ہے کہ یہ فیصلے پیدا کرنے والے کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہی ہوتے ہیں کہ supporting price بڑھائی جاتی ہیں۔ ذخیرہ اندوزی کی ہمت افزائی کرنے کے لئے یہ فیصلے نہیں کئے جاتے اور اگر آپ وقت سے بہت پہلے یہ قیمتیں مقرر کریں تو معزز ممبر agree کریں گے کہ ذخیرہ اندوزی کو اور withholding کو encouragement مل جاتی ہے۔ جب فصل کاشت ہوتی ہے تو اس کی supporting price جب ہم بڑھا دیتے ہیں تو grower پوری طرح اس کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں یہ دریافت کروں گا کہ کیا فاضل وزیر زراعت یہ جانتے ہیں کہ اگر پرائس کاشت کے وقت نہ بڑھائی جائے ' تو نہ اس کا incentive ہو گا اور نہ ہی پیداوار بڑھے گی کیا یہ درست ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب یہ پرائس دیکھیں ہر سال جیسے normally گورنمنٹ بڑھاتی ہے ' اور یہ کاشت کار کو اس کا فائدہ اس وقت بھی ملتا ہے جب وہ کاشت کرتا ہے ' جب وہ اس کا فائدہ اٹھاتا ہے اور جب وہ گورنمنٹ کو فروخت کرتا ہے تو اس کو اس کی پرائس ملتی ہے ' لیکن next year کے لئے کہ قیمت زیادہ ہو تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ چاول کاشت کریں ' میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے farmers ہمارے growers ' یہ ابہام دور کر چکے ہیں ' وہ جانتے ہیں ' اور اگر اس سال جو قیمت بڑھی ' ایک تو اس farmer کو فائدہ ہو گا جو وہ اپنی کاشت اٹھانے گا ' جب harvesting ہو گی ' اس کو اس کا فائدہ ہو گا اور آئندہ کے لئے اس کو چاول کی کاشت میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو گی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں فاضل وزیر زراعت کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ میں اس علاقے سے طریقے سے تعلق رکھتا ہوں ' میں نے یہ سوال عمداً کیا ہے ' میں نے یہ جانتے ہوئے یہ سوال کیا ہے ' اس بات کی projection کے لئے یہ سوال کیا ہے کہ آپ جب بھی قیمتیں مقرر کرتے ہیں اس کا فائدہ growers کو نہیں پہنچتا ' آڑھتیوں کو پہنچتا ہے ' business man کو پہنچتا ہے ' اور آپ کیا اس بات پر غور کریں گے کہ آپ قیمتیں اس وقت بڑھائیں جب کاشت کا موسم ہو ' تاکہ زمیندار زیادہ کاشت کرے اور اس کو فائدہ بھی پہنچے اور in time وہ پرائس بھی لے سکے ؟

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب والا ! دیکھیں اس میں جو آڑھتی یا دکاندار یا ٹریڈرز ہوتے ہیں ' وہ تو سٹاک کرتے ہیں اور جب بھی قیمتیں بڑھتی ہیں وہ اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں ' لیکن ان growers کو ہو سکتا ہے کہ نقصان ہو ' جو اپنی فصل کو بونے سے پہلے ہی بیچ دیتے ہیں ' ایسے بھی اگر farmer ہوں جو پہلے ہی advance میں existing rates کے اوپر سودے کر دیتے

ہیں ۔ لیکن genuine جو farmer ہے جو grower ہے ' وہ تو جب کاشت کرتا ہے اور جب وہ فصل اٹھاتا ہے تو وہ دیکھتا ہے ' اس کو تو وہ ریٹ ملتا ہے جو قیمت گورنمنٹ بڑھاتی ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ آپ کا اس grower کو incentive کیسے آیا کہ میں زیادہ کاشت کروں گا۔ جب آپ قیمت اس وقت مقرر کریں گے جب اس کی فصل پک چکی ہو گی ۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال ان کی suggestion کو دیکھ لیں ۔ غور کر لیں ان باتوں پر ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ لیکن جناب حکومت کی پالیسی کسی ایک فصل کے لئے تو نہیں ہوتی ۔ آئندہ اس پر غور کریں گے کہ ذرا وقت پر اس کا اعلان کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب فدا حسین صاحب۔

جناب فدا حسین ڈیرو۔ جناب چیئرمین میں sugarcane کے rates کے سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ last year کا sugarcane بھی جو rates گورنمنٹ نے فکس کیا تھا پرائیویٹ سیکٹر میں اس سے پانچ چھ روپیہ زیادہ بکا ہے ' اور جو task force نے rates کی سفارش کی تھی وہ بھی اس سے زیادہ کی تھی ' اس میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ گورنمنٹ کی سائیڈ سے ریٹ بہتر مقرر کیا جائے اور competition میں کچھ جو بڑے growers ہیں وہ تو فائدہ لے لیتے ہیں ' لیکن جو چھوٹے growers ہیں ان کو ریٹ بہت کم ملتا ہے اور بیچ میں لوگ جو ہیں ان سے purchase کر کے sugarcane بیچتے ہیں ' اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ کوشش ہونی چاہئے کہ sugarcane کا ریٹ اس سے بہتر ہونا چاہئے کیونکہ unofficial تو ریٹ ملتے ہیں اور وہ بڑے growers کو ملتے ہیں جبکہ چھوٹے growers بیچارے suffer کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ اصل گورنمنٹ کی جو support price ہے وہ تو ایک minimum price ہوتی ہے ' اور جیسے کہ فاضل ممبر نے خود کہا کہ مارکیٹ میں اس سے زیادہ بھی پرائس ملتی ہے ۔

جناب فدا حسین ڈیرو۔ وہی گزارش ہے ناں جی بڑے growers تو اس کا benefit لیتے ہیں لیکن چھوٹے growers وہی suffer کرتے ہیں ' گورنمنٹ پالیسی خود مقرر کرے ۔

جناب چیئرمین۔تو آپ کی کیا suggestion ہے کیا کیا جائے؟

جناب فدا حسین ڈیرو۔میری suggestion یہ ہے کہ گورنمنٹ ریٹ بڑھائے ۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ جناب اس پر غور کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔جی next جناب انور بھنڈر صاحب نمبر 36 ۔ Any supplementary

36. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Food Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the quanitity of the suger produced by each suger Mill ,the cane crushed, the price paid to growers, the sugarcane cess collected, the premium paid to growers by each Mill in 1992-93 and 1993-94; and

(b) whether it is a fact that the punjab Sugar Mills have not paid premium to growers,if so ,the amount not paid so far?

Nawab Mohammad Yousaf Talpur: Necessary information is being collected and will be placed before the House as soon as compiled.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔جناب اس میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ Necessary information is being collected and will be placed before the House as soon as compiled. اب میرا سوال جناب ملاحظ فرمائیں کہ میں 1992، اور 1993-94، کے جو premium ہیں جو شوگر ملوں کی طرف سے واجب الاداتھے ۔ وہ کروڑوں میں ہیں ۔ یہ جناب لاکھوں میں نہیں ۔ کروڑوں میں ہیں جو کہ growers کو ابھی تک نہیں مل سکے اور مل کی طرف due ہیں ۔ اور یہ 1992-93، اور 1993-94، کی میں figure پوچھ رہا ہوں اور یہ جناب آج نومبر کا آخر ہے ۔ اور فرما رہے ہیں کہ ابھی یہ information دستیاب نہیں ہے ۔ جناب یہ کیوں دستیاب نہیں ہے ؟

جناب غلام اکبر لاسی ، جناب! یہ تمام فلور ملز کی جتنی بھی اور شوگر ملز کی جتنی production ہے ۔ یہ بہت بڑا سوال ہے اور اس میں کافی تفصیل میں جانا پڑے گا اور اس کا ایک پارٹ صرف آپ دیکھ لیں ۔ quantity of the sugar produced by each sugar mill the

cane provided at the price paid to growers of the sugarcane and premium paid

to growers by each mill in 1992-93 and 1994.

میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ اگلے اجلاس میں جواب دوں گا ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب ! میں یہ عرض کروں کہ اگلے اجلاس کا سوال نہیں ہے۔ یہ معلومات آپ کے پاس ۳۰ جون ۱۹۹۴ء تک دونوں سالوں کی مکمل موجود ہے ۔ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ۳۰ جون تک آپ کے پاس یہ معلومات نہ ہوں کہ انہوں نے قرض کتنا لیا تھا اور پریمیم کتنا due ہے ۔ یہ تو ہر مہینے آپ کو یہ معلومات جاتی ہیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی : جناب عالی ! میں سمجھتا ہوں کہ میں صوبائی حکومت کی وزارت خوراک سے ابھی معلومات کرکے جتنی جلدی ہو سکا ۔ آپ کو مہیا کروں گا ۔

Mr. Chairman: Is this information available in the Ministry?

چوہدری محمد انور بھنڈر : موجود ہے جناب ۔ میں جناب وزیر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ وزارت میں یہ معلومات موجود ہیں ۔

جناب چیئرمین : بہرحال for your own satisfaction also we will take it up.

چوہدری محمد انور بھنڈر : اگلی ٹرن پر جناب اس کو رکھ لیں۔ اسی سیشن کی اگلی ٹرن پر۔

جناب چیئرمین : آپ اس طرح کر لیں ۔ کم از کم یہ پتہ کر لیں کہ In the normal course o f business یہ معلومات ہوتی ہیں یا نہیں ہوتی ۔ تو یہ ہمیں چاہیئے ۔ so we will take it up next time نمبر ۳۷ عبدالحئی بلوچ صاحب ۔ any supplementary question? کوئی ہے no supplementary.

37. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Industries and production be pleased to state the number of employees in B-1 to B-22 working in Ghee Corporation of Pakistan with grade- wise and Province-wise break-up

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: The required information is at Annexure'A'.

Annexure 'A'

THE NUMBER OF EMPLOYEES IN (B-1 TO B-22) WORKING IN GCP WITH GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE BREAK-UP

GHEE CORPORATION OF PAKISTAN (PVT) LIMITED

BPS/GCP Grade	Designation	Domicile							Place of Posting			
		Punjab	N.W.F.P.	FATA/NA	Sindh (U)	Sindh (R)	Balochistan	A.K.J	Punjab	N.W.F.P.	Sindh	Balochistan
BS-21	Chairman	—	—	—	—	1	—	—	1	—	—	—
BS-20	Directors	—	1	—	—	1	—	—	1	—	1	—
G.M.	General Manager	4	—	—	—	1	—	—	4	—	1	—
	OSDS	4	—	—	1	1	—	—	4	—	2	—
DGM	Deputy General	3	—	—	1	—	—	—	3	—	1	—
	Managers	1	—	—	—	—	—	—	1	—	—	—
Manager	Managers	11	—	—	1	—	—	—	10	—	2	—
	OSD	—	—	—	—	1	—	—	—	—	1	—
D.M.	Deputy Managers	4	1	—	3	3	—	—	5	—	6	—
	OSD	—	—	—	1	—	—	—	—	—	1	—
AM-I	Asstt. Manager-I	11	—	1	1	3	—	—	12	—	4	—
AM-II	Asstt. Manager-II	20	—	—	4	1	—	—	20	—	5	—
G-VI	Sr. Asstt.	11	—	—	2	1	—	—	11	—	3	—
G-V	P.As.	5	—	—	—	—	—	—	5	—	—	—
G-IV	General Asstt./ Stenographers	10	1	—	2	3	—	—	11	—	5	—
G-III	Clerks	23	—	—	—	3	—	1	24	—	3	—
G-II	Drivers/Head Security Guard	10	—	—	2	—		1	11	—	2	—
G-I	Naib Qasid/Security Guard	17	1	1	3			1	19	—	4	-

سید احسان شاہ ، جناب ۔ گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جو data یہاں پر دیا ہے ۔ بلوچستان کا جو خانہ ہے وہ ماشاء اللہ بالکل ہی خالی ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ بلوچستان کے ساتھ اتنی محبت کیوں کی گئی؟

جناب چیئرمین ، جی بلوچستان کا کوئی آدمی نہیں ۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر ،وہاں پر کوئی فیکٹری نہیں ہے ۔ جس کی وجہ سے ملازم بھی نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین ، اگر کوئی مل جانے آنے کو تیار ہو تو کیا آپ تیار ہیں ؟

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر ، بصد شوق جی ۔ یہاں پر آنے کو تیار ہوں تو ضرور آ جائیں۔

جناب چیئرمین ، وہ کہتے ہیں جی کہ وہاں پر فیکٹری کوئی نہیں ہے لیکن یہاں کوئی آنا چاہے تو they will consider it.

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر ، معزز رکن اگر لگانا چاہیں تو ہم تیار ہیں ۔

سید احسان شاہ ، بڑی مہربانی جی ۔

جناب چیئرمین ، جی جناب ۔

سید محمد فضل آغا ، بریگیڈیئر صاحب نے بہت مہربانی فرمائی ہے کہ کوئی آدمی بتائے تو ہم ان کو لگانے کو تیار ہیں ۔ کیا بریگیڈیئر صاحب یہ بتاسکیں گے کہ ان کا procedure کیا ہوگا DCs کے through درخواست دینی پڑے گی ؟ حبیب بینک کے ذریعے یا ڈائریکٹ بریگیڈیئر صاحب کو ہم آدمی دیں وہ لگا دیں گے اس کے متعلق ذرا وضاحت کریں ۔

جناب چیئرمین ، جی جناب بریگیڈیئر صاحب ۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر ، یعنی فیکٹری لگانے کے لئے آغا صاحب procedure پوچھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین ،نہیں بلوچستان کے آدمی لگانے کا پوچھ رہے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا : فیکٹری ہم غریب کہاں لگا سکتے ہیں ۔ آپ کو تو پتہ ہی ہے ۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر : employment کے لئے جہاں بھی جو فیکٹری ہے اس میں وہ درخواست دے ۔ انشاء اللہ ہم مدد کریں گے ۔

سید محمد فضل آغا : بریگیڈیئر صاحب کی بات کو میں سمجھ نہیں سکا ۔

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ جہاں بھی کوئی فیکٹری ہے وہاں پر درخواست دیں ہم مدد کرنے کی کوشش کریں گے ۔

سید محمد فضل آغا : مدد کا کیا ---

جناب چیئرمین : but they make a commitment وہ کہتے ہیں لائیں تو سہی ۔ what I would do in this situation? لا کر ان کو دے دیں ۔ آپ کے ساتھی تو یہ ہیں ۔ you should bring him here and I am sure he will try for your help تو آپ ان سے کہلوانا چاہتے ہیں ۔ I will say please bring the name and give to him.

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر : میں تو یہ عرض کروں گا جی ------

جناب چیئرمین : کیا؟ کون؟

سید احسان شاہ : مطلب اس میں چوکیدار بھی آتے ہیں ، افسر بھی آتے ہیں ۔ دوسرے ، تیسرے بھی آتے ہیں ۔ وہ کونسے گریڈ تک ------

جناب چیئرمین : آپ کوئی لائیں تو سہی نا، پھر دیکھ لیں ۔

سید احسان شاہ : بتا تو دیں پھر ہم اس طرح کا بندہ لے آئیں ۔

Mr. Chairman: I don't give you any commitment on the at this stage and let him see and try آپ لا کر ان کو دیں ۔ کہہ دیں جی کہ یہ آدمی بلوچستان کے ہیں ۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر : جناب چیئرمین ، میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ جہاں بھی کوئی vacancy ہو گی اور جو معیار پر پورا ہو گا ۔ انشاء اللہ ہم اس کے لئے کوشش کریں

گے ۔

جناب چیئرمین : جی ' جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل : بریگیڈیئر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف ہمارے احسان شاہ صاحب اور آغا صاحب کے لئے ہیں یا ہمارے بلوچستان کے سینیٹروں کے لئے یہ سہولت ہے ؟

جناب چیئرمین : بلوچستان کے لئے ہے ۔ تو آدھا گھنٹہ تو ہوگیا ہے جناب ۔

so we come to end of Question Hour. All the other question answers are taken as read placed on the table of the House. Question Hour being over the remaining questions and anwsers were placed on the table of the House.

38. **Dr Abdul Hayee Baluch:** Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the number of employees B-1 to B-22 working in Utility Stores Corporation of Pakistan with grade-wise and province -wise break-up?

Brig. (Retd.)Muhammad Asghar: The total number of employees working in the Utility Store Corporation is 2923. The Grade and Province-wise break-up is given at Annexure-'A'

S. No.	BPS	No. of employees working in					
		Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	Fed. Capital	Total
a.	M-II	–	–			1	1
b.	19	–				1	1
c.	18	5	3	3		12	23
d.	17	12	7	4	1	16	40
e.	16	32	12	6	2	18	70
f.	15	5	1	2		10	18
g.	14	31	10	12	1	28	82
h.	12	90	12	20	1	3	126
i.	11	45	19	16		62	142
j.	9	118	44	38		23	223
k.	8	30	20	03	4	23	80
l.	7	328	111	83	8	29	559
m.	5	438	207	109	35	27	816
n.	4	37	20	6	4	23	90
o.	2	307	56	20	9	18	410
p.	1	131	27	44	9	31	242
	G. Total	1609	549	366	74	325	2923

39. *Dr Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the number of employees in B-1 to B-22 working in Foreign Missions abroad with grade-wise and province-wise break-up?

Sardar Aseff Ahmed Ali: The information relating to the number of employees in B-1 to B-22 working in Pakistan Missions in foreign countries with grade- wise and province-wise break-up is annexed herewith.

S. No.	Basic Pay Scale	Total Number	Punjab	Sindh (U)	Sindh (R)	NWFP	Balochistan	AJK	FATA	FANA	Islamabad
1.	BS-22	7	4	2	—	1	—	—	—	—	
2.	BS-21	15	8	1	2	3	1	—	—	—	—
3.	BS-20	47	32	2	—	11	—	1	—	—	1
4.	BS-19	48	18	4	6	11	3	2	4	—	—
5.	BS-18	100	54	13	12	9	6	3	3	—	—
6.	BS-17	19	10	2	4	1	—	—	1	1	—

S. No.	Nomenclature of Post	Basic Pay Scale	Punjab	Sindh Urban	Sindh Rural	NWFP	Baluchistan	A.K.	FATA	NA
1.	Superintendents/SAS Accountants	16	7	1	5	—	—	1		—
2.	Stenographers	15	85	6	1	18	3	1	2	—
3.	Additional Assistants	12	35	6	9	8	3	2	4	—
4.	Stenotypists	12	26	2	—	9	—	2	1	—
5.	Assistants Accountants Persian Translators	11	85	13	14	21	3	3	3	1
6.	Communication Assistants	11	11	1	3	3	—	—	1	
7.	Upper Division Clerks	7	14	4	2	2	—	1	1	
8.	Telephone Operator	6	1	—	—	—	—	—	—	—
9.	Lower Division Clerks	5	18	7	3	5	—	1		—
10.	Drivers	4	25	6	—	12	3	2	1	—
11.	Duplicating Machine Operators	4	1	—	—	1	—		—	—
12.	Despatch Riders	4	1	—	—	—	—	—	—	—
13.	Security Guards/Sanitary Workers	1	79	4	4	20	—	11	—	1

40. *Mr. Khalil -ur-Rehman: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state is it a fact that Russian Foreign Minister Mr. Anderei Kozyrev on his last visit in April 1993, had indicated willingness of the Russian Government to sell defence equipment to Pakistan and to mediate for Kashmir: if so, its details?

Sardar Aseff Ahmed Ali: Mr. A. V. Kozeyrev, the Russian Foreign Minister, paid a visit to Pakistan on April 6-8, 1993. Our talks with him included a discussion on the role Russia could play in promoting peace and stability in South Asia. Mr. Kozeyrev agreed on the importance of a peaceful settlement of the Kashmir dispute. While there was no offer of mediation. Mr. Kozeyrev indicated that Russia would be willing to help promote a meaningful dialogue between Pakistan and India on Kashmir since it had friendly relations with both countries. This position was reaffirmed by the Russian Foreign Minister during discussions with our Foreign Minister when he visited Moscow in July this year.

During Mr. Kozyrev's visit, the prospects of defence cooperation between Pakistan and Russia were also discussed. Since then, defence officials of the two sides have been in contact with each other and our defence teams have visited Russia to discuss our specific requirements. These discussions are continuing.

41. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names, designation and date of posting of the employees working in Pakistani Consulate at various places in Iran including Kandhar and Harat in Afghanistan?

Sardar Aseff Ahmed Ali: The information relating to the names, designation and date of posting of the employees working in Pakistan Consulate at various places in Iran including Kandhar and Harat in Afghanistan is as follows:-

S. No. No.	Name & Designation of Official	Date of Posting
I.	Iran	
(a)	*Consulate of Pakistan Meshed*	
1.	Mr. Nisarullah Baloch, Consul	24-10-1990
2.	Mr. Ulfat Hussain, Accountant	04-04-1993
3.	Mr. Zahid Ali Shah, Stenotypist	04-05-1994
4.	Mr. Muhammad Naeem, Driver	12-07-1992
5.	Mr. Kamal Badshah, Security Guard	26-10-1991
(b)	*Consulate of Pakistan, Zahidan*	
1.	Mr. Tajammul Altaf, Consul	13-10-1992
2.	Mr. Usman Shah, Persian Translator	12-06-1983
3.	Mr. Mahmudur Rehman, Accountant	19-01-1993
4.	Mr. Malik Iftikhar Sago, Stenotypist	14-12-1991
5.	Mr. Ashraf Hussain, Stenotypist	13-01-1993
6.	Mr. Suleman Khan, Driver	02-07-1991
7.	Mr. Saleh Muhammad, Secutity Guard	02-02-1993
II.	Afghanistan	
(a)	Consulate General of Pakistan Kandhar.	
1	Mr. Muhammad Siddiq, Accountant	03-05-1993

S.No.	Name & Designation of Official	Date of Posting
2.	Mr. Muhammad Rais, Driver	10-05-1993
3.	Mr. Muhammad Ilyas, Security Guard	14-07-1993
(b)	*Consulate of Pakistan, Harat*	
1.	Mr. Ghulam Haider, Accountant	04-09-1994
2.	Mr. Sharifullah., Stenotypist	04-09-1994

42. ***Dr. Muhammad Rehan**: Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of female dental doctors posted in OPD for female dental patients of Government employee in BPS 1-16 and 17-22 separately in F.G.S.H. and PIMS Islamabad; and

(b) whether it is a fact that female dental doctors do not attend to the female patients of BPS 1-16, if so, its reasons and the time by which female dental doctors will be posted for these patients?

Minister for Health: (a) There are no specific posts for female dental doctors in the hospital. As is the case with physicians, surgeons, eye specialists etc. same doctors men or women see and treat all patients irrespective of sex. This has always been the situation. It is just not practicable to have only women doctors and specialists for treatment of women patients. There is however, one female dental surgeon in the FGSH and two in the PIMS.

The one female Associate Dental Surgeon in the FGSH attends to female Government employees in BS-17-22 and others. She also, as specialists in other faculties are required to do, attends to cases referred by junior doctors including female dental patients in BS-1-16. In PIMS, in addition to the two

female Assistant Dental Surgeon, one female Postgraduate Student and one female House Dental Surgeon are also working. They attend all patients including Government servants.

(b) No. The female Dental Surgeons employed in FGSH and PIMS attend to all the patients including female employees of BS1-16.

@49. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that objection has been raised by the World Bank and Asian Development Bank that the Government has not met its resource allocation abligation to social Action Programme for those projects for which it is directly responsible, if so its reasons; and

(b) whether any funds have been provided by the World Bank during the current budget for population welfare programme, Health, NEMIS and Pakistan integrated house hold survey?

Syed Iqbal Haider: (a) No, it is not a fact. No objection has been raised by the World Bank and the Asian Development Bank on resource allocation obligation of Federal Pakistan for SAP.

(b) The amount provided by the World Bank in this behalf is as follows:

S No	Sector/Project	Amount Provided by the World Bank during Current Budget (Rs. million)
1.	Population Welfare Programme	267.000
2.	Health	760.886
3.	NEMIS	000.453
4.	Pakistan integrated House hold Survey -	17.994

In addition, programme assistance under programme loans for Social Action Plan would be available on reimbursement basis depending upon actual progress of implementation.

"QUESTIONS FOR ORAL ANSWERS AND THEIR REPLIES"

52. *Syed Ali Haider: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the foreign investment made in the country during the last two years with province-wise break up during the aforesaid period;

(b) the amount of foreign investment made in the province of Sindh with division-wise break up during the aforesaid period;

(c) the expected investment to be made in Karachi in the near future;and

(d) the names of investing countries indicating also the amount invested so far?

Reply not received.

@ Transferred from the Ministry of Finance, Revenue and Economic Affairs.

65. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the National Bank of Pakistan suffered a loss of L6.091 million because of the negligence and criminal involvement of Mrs. Zahid H. Khurshid, Senior vice President of NBP, I.A. Pervaiz former Vice President and Branch Manager of NBP, Glasgow Branch and Syed Miqdad Raza and I.U. Khan of NBP Audit and Inspection Division; and

(b) whether it is also a fact that a Special Judge in a complaint from Mr. Anwarul Imam Farooqi, Secretary NBP Officers Association, directed the bank to look into the matter and take departmental action, if so, that action taken in this regard with present position about recovery of this amount from those responsible for the fraud?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The information received from National Bank of Pakistan through Pakistan Banking Council was lacking inadequate details. The Pakistan Banking Council have been requested to provide detailed information to respond to the question put by the honourable Senator. The information shall be provided on its receipt.

136. * Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a Mosque Al Hilal has been constructed in CDA Blocks in Sector G-8/1, Islamabad.

(b) whether it is also a fact that the roof and walls are leaking due to the use of sub-standard material in the construction of the said mosque; and

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative the time by which the mosque will be repaired, if not the reasons thereof?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes.

(b) Dampness around the dome area has been noticed which primarally is due to chokage of rain water spouts, which have since been cleared and is a normal routine maintenance affair. This cannot be attributed to poor workmanship or use of substandard material.

(c) This is a routine maintenance problem and will be attended to as soon as funds are received from the Auqaf Directorate.

218. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the basic pay scales admissible to government employees w.e.f. 1-6-94 in B-1 to B-22; and

(b) the actual increase of pay allowed to these employees w.e.f. 1-6-94 in these grades and the steps taken by the government to remove the disparity in the increase of pay at various levels?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Revised Pay Scales w.e.f. 1-6-94 are as shown in annex. A.

(b) (i) Employees in BPS 1 to 16. Allowed 35% increase on the Pay actually drawn on 31-5-1994.

(ii) employees in BPS-17 and above. Initial fixation of Pay shall be made by allowing 35% increase on the Pay actually drawn on 31-5-94 in the following two phases:-

(a) 20% of the increase shall be allowed w.e.f. 1-6-94 by fixing pay

in the relevant scale at the stage equal to or if there be no stage, at the stage next above. The remaining 15% increase shall be allowed on and from 1-6-1995 by refixing pay in the relevant pay scale on 1-6-94 by allowing 35% increase over pay drawn on 31-5-1994.

There is no disparity in the increase of pay at various levels as all the employees B 1--22 have been allowed 35% increase on pay actually drawn on 31-5-1994.

Annex-A

Annexure to Finance Division
O.M. No. 1(2) Imp/94,
dated 15th June, 1994.

EXISTING AND REVISED PAY SCALES

BPS No.	Existing Pay Scales 01-06-1991	(Stages)	Revised Pay Scales 01-06-1994	(Stages)
B-1	920—26—1310	(15)	1245—35—1770	(15)
B-2	945—32—1425	(15)	1275—44—1935	(15)
B-3	975—37—1530	(15)	1320—50—2070	(15)
B-4	1005—43—1650	(15)	1360—58—2230	(15)
B-5	1035—49—1770	(15)	1400—66—2390	(15)
B-6	1065—54—1875	(15)	1440—73—2535	(15)
B-7	1095—60—1995	(15)	1480—81—2695	(15)
B-8	1140—65—2115	(15)	1540—88—2860	(15)
B-9	1185—72—2265	(15)	1605—97—3060	(15)
B-10	1230—79—2415	(15)	1660—107—3265	(15)
B-11	1275—86—2565	(15)	1725—116—3465	(15)
B-12	1355—96—2795	(15)	1830—130—3780	(15)
B-13	1440—107—3045	(15)	1950—144—4110	(15)

BPS No.	Existing Pay Scales 01-06-1991	(Stages)	Revised Pay Scales 01-06-1994	(Stages)
B-14	1530—119—3315	(15)	2065—161—4480	(15)
B-15	1620—131—3585	(15)	2190—177—4845	(15)
B-16	1875—146—4065	(15)	2535—197—5490	(15)
B-17	2870—215—5450	(12)	3880—290—7360	(12)
B-18	3765—271—6475	(10)	5085—366—8745	(10)
B-19	5740—285—8590	(10)	7750—385—11600	(10)
B-20	6810—325—10060	(10)	9195—440—13595	(10)
B-21	7535—405—11585	(10)	10190—545—15640	(10)
B-22	8075—450—12575	(10)	10900—610—17000	(10)

225. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the action taken by the Government against the persons who gave illegitimate huge rebates on export business since January,1993;

(b) whether it is a fact that Karachi based garments company has caused losses over RS.30 million and another party of Karachi has caused loss of over Rs.100 million to public exchequer through such rebate withdrawals;and

(c) the number of such cases before the Ministry of FIA for investigation and the action taken in each case with the date on which irregulatity was surfaced?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Two cases of fraudulent withdrawal of rebate were detected by Collector of Customs (Exports) in the period December,1992--January,1993 wherein exporters M/s. Heena Garments and M/s. Afshan Boutique got the amount of rebate fraudulently by producing the bank credit advices. The FIR was lodged in the court of Special Judge (Customs and Taxation) Karachi and investigation was initiated. Three customs officials

were also placed under suspension. Inorder to determine the involvement of customs officers a two member committee comprising of Director General Inspection and Training and Collector of Customs (Exports) was constituted. The said committee has submitted its report to the Central Board of Revenue which is under consideration.

(b) No. Since December, 1992 Collectorate has detected the cases of fraudulent drawal of rebate by Karachi based garments companies, involving amounts indicated their against.

(i)	M/s. Heena Garments, Karachi	Rs. 29.03 Million
(ii)	M/s. Afshan Boutique, Karachi.	Rs. 6 Million
(iii)	M/s. G.R. & Sons Karachi.]	
(iv)	M/s. Rekord Enterprises.Karachi.}	Rs. 0.35 Million

(c) 67 claims of rebate are under investigation in Collectorate of Customs (Exports), Custom House, Karachi. Show causes notices have been issued by the competent adjudicating authorities in 49 cases whereas the investigations are under way in the rest of the cases.

291. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division inform the House:

(a) whether it is correct that President's Award for pride of performance announced for Mr. S.H. Hashmi, Managing Director, Orient Advertising Ltd. on the occasion of Independence Day (14-8-93) was withdrawn at the last minute and as such Mr. Hashmi was not invited to the investiture ceremony; and

(b) if the answer to above is in affirmative, what are the reasons for this withdrawal?

Syed Iqbal Haider: (a) Yes.

(b) The President cancelled the award in exercise of the powers conferred on him under article 259(2) of the Constitution read with para 9 of the Warrant of Institution of President's Award for Pride of Performance and para 3 of the Decorations Act No. XLIII of 1975.

43. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether Foreign Exchage Reserves held by the State Bank of Pakistan also include arbitrage loans obtained by political figures or Pakistani companies working abroad from November 1993 to April 1994, if so, the actual amount or arbitrage loans and foreign exchange reserves with the State Bank of Pakistan?

Makhdoom Shahab-ud-Din: No. The Government is not aware of this for the period in question.

44. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenueand Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names of Pakistanis controlling the companies abroad or borrowers together with amounts who obtained arbitrage loans from banks in Amsterdam, Geneva, London, Luxembourg, Paris and Zurich. Against indeginous bank guarantees, duly confirmed by the State Bank of Pakistan between November 1993 to April 1994.

(b) whether it is a fact that these loans were obtained by them at the interest rate ranging between 3.75% to 5.25% and then placed with Pakistani banks at the interest rate between 7.5% to 8.5% anually;

(c) the criteria of the State Bank of Pakistan to ensure timely

repayment of these loans; and

(d) the steps taken by the State Bank of Pakistan to make good the loss in repayment of these loans in case of default by accepting the liability of borrowers?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Necessary information is being collected from the SBP. The reply may therefore, be defered till next session.

45. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister Incharge of the Cabiet Division be pleased to state whether it is a fact that in contravention of the orders of the Ombudsman, the CDA has allotted 280 plots to in-service and retired employees of CDA, if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: The Ombudsman has cleared the plots allotted to CDA'S employees by the Federal Government Housing Foundation.

46. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number, names and designations of persons employed on contract basis and those re-employed from January to August, 1994 in the Collectorate of Custom, Central Excise and Sales Tax;and

(b) the criteria adopted for the re-employment and contract for the aforesaid?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (A) No person has been employed on contract basis or re-employed from January to August, 1994 in Collectorates of Customs, Central Excise and Sales Tax.

(b) No.

47. *Justice (Retd.) Dr. Javid Iqbal: Will the Minister for Finance,

Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amount of income per financial year deived by the Government from the National Savings Organization for the past five years; and

(b) the reasons of not giving the status of Financial Instituation at par with others like the National Bank of Pakistan, Development Financial Instituations etc. to the National Savings Organization despite the recommendation of Wafaqi Mohtasib of 1987?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) No income is derived from National Savings Organisation as it functions is deposit collection only. However, deposits (gross and net) collected by it during the last five years are given below:-

(Rs. in million)

Year	Gross	Net
1989-90	47413.752000	14361.474000
1990-91	40042.167000	2858.360000
1991-92	44888.126000	2336.149000
1992-93	44688.526768	3018.062338
1993-94	70091.999112	19391.583127

(b) CDNS is an attached department of the Government of Pakistan. Its function is to collect deposits to supplement budgetary resources. its objective is to promote savings among ordinary citizens of Pakistan. Banks and DFIs have a different function to perform. The recommendations of the Wafaqi Mohtasib of 1987 were considered and, for the reasons stated above, it was not found feasible to adopt those.

48. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to provide any protection to local industry against the import?

Ch. Ahmed Mukhtar: No specific proposal is under consideration of the Government to provide protection to local industry against import.

However, it has been the general policy of the Government to provide protection to local industry against imports through tariff measures instead of nontariff measures e.g bans/restrictions etc. The items which are produced locally are subject to higher tariff, when imported, as compared to those which are not produced in the country. Concessionary tariff regime designed for the uplift of various industries and areas are not applicable to items which are manufactured indigenously.

49. Transferred to the planning and Development Division.

50. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the present rate of inflation and the steps taken by the government to control it; and

(b) the consequental affects which the information is going to have on exports and imports?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) during the first four months of the current year the rate of inflation that is increase in prices as measured by change in Consumer Price Index works out to be 5.80%. The annualized rate of inflation is around 12 percent for 1994-95.

The steps taken by the Government to arrest the increasing price trends are:

(a) tightening of monetary policy and restricting deficit financing (b) Ensuring domestic availability of essential commodities with adequate imports (c) Adjusting import duty in case of essential commodities like Edible Oil (Soyabean oil) : on Garlic and Red Chillies all import duties have been removed: (d) Sale of essential commodities at 8 to 10 percent less than marked price through the network of 748 utility stores; (e) Opening of Drug Utility Stores;(f) Arranging of Friday markets (Juma Bazars); (g) Selling of GCP ghee at reduced price of Rs. 31.00 per K.G. since 18-7-1994; and (h) liberal releases of wheat all over the country. The provincial Governments have also been directed to take appropriate measures to check the rising trend of prices.

(b) Inflation generally discourages exports and encourages imports. But in Pakistan macro-economic policies such as fiscal, monetary and exchange rate policies are orchestrated in a way to nullify adverse effect on the balance of trade.

51. * Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the members of the Union of the Census Department have been stopped from pursuing normal union activities branding them as anti-social elements;

(b) whether any action has been taken against them under the industrial Relations Ordinance 1969; and

(c) whether the union has violated the provisions of I.R.O. and whether any disciplinary proceedings have been drawn against the defaulters?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Population Census

Organization is a Federal Government Department. Its employees are governed under the Civil Servants Act 1973 and are not authorised to form any Trade Union. Thus no Trade Union has been formed by the employees of the Department.

(b) No. Industrial Relations Ordinance 1969 is not applicable to Civil Servants.

(c) Industrial Relations Ordinance is not applicable to Civil Servants.

52. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of C.D.A. Khokhas in Islamabad in which the Hotel business is being run;

(b) whether it is a fact that sub-standards and unhygenic food items are being srevice in these Khokhas, if so, the action taken against them;

(c) whether the CDA Doctor ever visited these Khokhas, if so, the number of visitors with their results and, if not, its reasons;and

(d) whether the Khokha owners are running this business under the agreement, if not, the action taken against them?

Syed Iqbal Haider: (a) The detail of khokhas/tea stalls in Islamabad is as under:-

(i)	CDA's Built Tea Stalls	62
(ii)	Built by licensees on space provided by CDA.	62
	Total	124

(iii) 15 tea stalls out of the above have been permitted tandoors

(b) Some Khokhas were serving sub-standard and un-hygenic food items. Notices were issued to the owners of those khokhas in the first instance, and those who did not improve the quality of eatable items were challaned.

(c) The CDA's Doctor paid 60 (sixty) visits to khokhas as well as other hotels/restaurants/weekly bazars etc. during September, 1994 and as a result there of eleven (11) khokha owners were challaned.

(d) Yes.

53. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Incharge of Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether the present government has held any meeting of the Council of Common Interest so far, if so, when and the details of items that were discussed or decided in it: and

(b) the time by which next meeting is likely to be held and what items are proposed to be discussed in it?

Syed Iqbal Haider: (a) No.

(b) Not decided as yes.

54. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the quantity of rice purchased by the Rice Trading Corporation in 1992-93, 1993-94 alongwith the rate at which purchased with quantity:

(b) the quantity of the rice exported in 1992-93 and 1993-94 alongwith the quantity and name of each country alongwith the Price at which

exported and total amount received by the Corporation: and

(c) the quantity of rice still lying at Karachi or with the Corporation which could not be sold so far alongwith reasons thereof?

Ch. Ahmed Mukhtar: (a) The quantity and rate of rice purchased by RECP in 1992-93 and 1993-94:

	Quantity purchased (Tonnes)	Rate per 40 Kgs
1992-93		
Basmati.	Nil	
Other varieties		
Irri-6 Sindh Special (15 – 20%)	447,695	Rs. 170.00
Irri-6 Sindh FAQ (40%)	6,518	Rs. 150.00
KS-282 (Special)	3,561	Rs. 190.00
Total	457,774	
1993-94		
Basmati (FAQ)	124,759	Rs. 350.00
Other Varieties		
Irri-6 Sindh Special	673,991	Rs. 181.00
Irri-6 Sindh FAQ (40%)	7,441	Rs. 157.00
KS-282 (Special)	4,882	Rs. 202.00
KS-282 (FAQ)	49	Rs. 176.00
Total	686,363	

(b) quantity of rice exported by RECP in 1992-93;

	Quantity (Tonnes)	US $ in million value received
1992-93		
Basmati	212,859	77.47
Irri-6	219,522	45.85
Total	432,381	123.32

Country-wise exports in detail with value is at Annex I.

(ii) Quantity of rice exported by RECP in 1993-94 :

	(Quantity) Tonnes	Value received (US $ in million)
1993-94		
Basmati	73.359	26.82
Irri-6	370.427	61.69
Total :	443.786	88.51

Country-wise export details with value is at Annex II

(c) A quantity of more than 110.000 tonnes (of 1993-94 crop) basmati rice is still lying with RECP which is yet to be exported sold:

Reason for the said quantity not being sold. 6 tenders with intervals were invited by RECP, but offers received were on the lower side and not acceptable.

Annex I

Quantity (Tonnes)	Country Where Exported	Price US $ PMT	Value Received In US $ Mill. Dollars
	1992-93		
Basmati Rice			
147.537	Saudi Arabia	385.00	56.75
21.999	W. Africa	164.00	3.61
20.943	Iran	360.00	7.53
11.491	Dubai	423.81	4.87
5.500	Mauritius	447.00	2.46
5.000	Yemen	425.00	0.85
2.000	Oman	425.00	0.85
620	Kuwait	403.00	0.25
420	U.K.	381.00	0.16
176	Bahrain	450.00	0.08
80	Australia	500.00	0.04
43	Singapore	465.00	0.02
11	Japan	450.00	—
10	Italy	450.00	—
8	Canada	450.00	—

5	France	450.00	[illegible]
5	Bangladesh	450.00	
5	Holland	450.00	
4	Korea	450.00	
2	Sri Lanka	450.00	
212,859			[illegible]

Irri-6 Sindh

56,500	Iran	218.00	10.15
44,958	W. Africa	211.09	9.49
40,921	Mombasa	201.61	8.25
25,845	Sri Lanka	216.68	5.60
15,000	Ivory Coast	206.00	3.09
17,226	East Africa	178.80	3.08
12,000	Ghana	216.67	2.60
3,500	Dubai	217.14	0.76
2,700	Romania	207.41	0.56
4,000	Mauritius	192.50	0.77
2,500	Saudi Arabia	220.00	0.55
2,057	Seychelles	228.49	0.47
1,587	Bangladesh	208.00	0.33
385	Oman	208.00	0.08
200	Eriteria	200.00	0.04
100	Tanzania	200.00	0.02
43	Mozambique	232.56	0.01
219,522			45.85

Annex II

Quantity (Tonnes)	Country Where Exported	Price US $ PMT	Value Received US $ Mill
	1993-94		
Basmati Rice			
51,678	Saudi Arabia	397.00	20.53
2,297	Dubai	322.00	0.74
2,000	Oman	425.00	0.85
3,000	Mauritius	452.52	1.36
1,380	U.K.	399.00	0.55
1,000	Tunisia	420.00	0.42
935	Yemen	321.00	0.30
842	Kuwait	392.00	0.33
130	Singapore	462.00	0.06
40	Bahrain	450.00	0.02

Quantity (Tonnes)	Country Where Exported	Price US $ PMT	Value Received US $ Mill.
18	Japan	450.00	0.01
13	Bangladesh	450.00	0.01
6	Belgium	450.00	
5	France	450.00	
4	Durban	450.00	
3	Sri Lanka	450.00	
1	W. Africa	450.00	
10.000	Local delivered	164.00	1.64
73.359			26.82

Irri-6 Rice

Quantity (Tonnes)	Country Where Exported	Price US $ PMT	Value Received US $ Mill.
123,543	W. Africa	163.75	20.23
59,686	Lome	162.01	9.67
37,787	Kenya	170.00	6.67
26,681	Sri Lanka	169.41	4.52
21,440	Ivory Coast	163.25	3.50
14,000	Ghana	160.00	2.24
23,258	Bangladesh	175.85	4.09
25,760	Cameroun	168.09	4.33
4,500	Dubai	169.00	0.76
3,922	Comoros	175.93	0.69
4,532	Gambia	158.87	0.72
2,040	Cotonou	166.67	0.34
2,000	Jordan	175.00	0.35
2,000	Tunisia	175.00	0.35
5,000	Georgia	188.00	0.94
8,479	Brazil	183.98	1.56
1,552	Greece	200.00	0.31
500	Mauritania	220.00	0.11
985	Italy	172.50	0.17
448	Lebanon	200.00	0.09
194	Tanzania	154.64	0.03
120	Guinea	166.67	0.02
370,427			61.69

55. Transferred to the Ministry of Food, Agriculture and Livestock.

56. * **Dr. Abdul Hayee Baluch:** Will the Ministe Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number of employees in B-1 to B-22 working in C.D.A. with grade-wise and province-wise break-up?

Syed Iqbal Haider: CDA has 4885 regular employees in B-1 to 21. Their grade-wise and province-wise break-up is annexed.

Annex

PROVINCE-WISE NO. OF EMPLOYEES IN BPS-01 TO 22

B.P.S.	No. of employees of each Province						
	Punjab	Sindh	N.W.F.P	Balochistan	A.J.K	N.A / F.A.T.A	[illegible]
01.	1306	04	76		[illegible]	49	[illegible]
02.	159	01	23		06	[illegible]	196
03.	06		02		02		[illegible]
04.	204		60	01	[illegible]	02	280
05.	461	37	80	01	01	[illegible]	[illegible]
06.	76	02	20		30	35	[illegible]
07.	429	03	30		11	30	[illegible]
08.	27		17		03	[illegible]	58
09.	57	04	17		06		84
10.	16		01			05	22
11.	365	15	29	14	09	09	[illegible]
12.	71	02	08		04	01	[illegible]
13.	55	03	28		04	16	106
14.	69	03	09	01	01	03	86
15.	111	05	05		01		122
16.	77	01	05			01	84
	183	08	25	02	03	01	222
17.	172	32	30	06	05	07	252
18.	74	09	30	01	01	01	116
19.	24	04	08	01		02	39
20		02	04			01	07
21.	01						01
22							
							4885

57. * **Dr. Abdul Hayee Baluch:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the total number of the employees working in the Land Custom and Sea Custom with their grade-wise and Province-wise detail?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The requisite information is being collected from the field formations of Customs and Excise Departments spread all over the country which will be placed on the table of the house when received.

58. * **Mr. Khalil-ur-Rehman**: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the Anti-corruption Committee is considering to go into the philosophy of corruption vis-a-vis the root causes etc. in the country?

Syed Iqbal Haider: Yes. The Federal Anti-Corruption Committee is going into the philosophy and root causes of corruption in our society. The Committee is studying the existing laws and in the respect it is contemplating to suggest certain new legislation to ensure transparency and accountability in day to day administrative and development work.

59. * **Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the amount allocated during the current and last financial year for the maintenance of Parliament House Building and the details of expenditure incurred on various items;

(b) the length of new carpet laid in the Parliament House during the said period and the rate per square feet paid to the vendor; and

(c) the length in square feet of the old carpet removed from the Parliament House during the said period and the criteria adopted for its disposal?

Syed Iqbal Haider: (a) The total amount of funds allocated alongwith expenditure incurred by CDA in respective years are as under:-

(Rs. in million)

Year	Allocation	Expenditure
1993-94	31.280	28.842
1994-95	32.030	8.771

(b) 56,000sft carpet has been laid. It was supplied and laid a Rs. 57 per square food

(c) 50,121sq. feet of old and smoke effected carpet is available in measurable condition. Balance quantity is a available in small pieces. The carpet has not been disposed of and is kept in the building. Unserviceable carpet shall be disposed of after clearance by CDA's Condemnation Committee.

60. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state

(a) whether it is a fact that Mr. Khalid Ahmed Kharal and his family set-up a textile Mills in Kamalia, District Toba Tek Singh and was granted loans to the tune of Rs. 93 million but these loans remained unpaid ?

(b) whether it is also a fact that NDFC and others despite this default have sanctioned loans to the tune of Rs. 90 million and another big loan from Habib Bank (reportedly over Rs. 300 million) and that there has not been any progress towards recovery of these loans;

(c) whether it is further a fact that Habib Bank had launched another loan of Rs.2.5 million to the same concern in July,1994; and

(d) if so, the steps taken by the Pakistan Banking Council, relevant banks and Ministry of Finance to recover said public money?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The information is being sought

from the concerned Banks / DFIs which will be pleaced on the floor of the House on recipt.

61. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Furniture Allowance has been given to officers of the category of Senior Executive Vive-President in the National Bank of Pakistan and other nationalised banks to the tune of Rs. 200,000 per head during the last two years, if so, its reasons;

(b) whether it is also a fact that medical facilities to staff for treatment have been mad without any upper limit, if so, whether this facility is also given to the lower staff, if not, its reasons, and

(c) the details of utilization of Welfare Fund for the last five years for the benefit of the junior staff and senior officers separately in each case and the amount lying untilized?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The detailed information in, respect of requisite items is being collected by the Pakistan Banking Council. It shall be submitted as soon as it is compiled.

62. * Jam Karar-ud-Din: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Starred Question No.235 asked on 27th September,1994 and state:

(a) the name of the Indian publisher who published the Qaumi English-Urdu Dictionary and the name of author shown in that dictionary;

(b) wheth National language Authority has filed any case under the rule of Book-Piracy against the Indian Publisher in any International

Court of elsewhere if so the present stage of the case, if not the reasons and

(c) whether any letter has been written to the said publisher, if not, its reasons?

Sayed Iqbal Haider: (a) Messrs. Educational Publishing House, Delhi, India published English-Urdu Dictionary showing Dr. Jameel Jalibi as its Editor. The said Dictionary does not bear the name of author.

(b) The National Langauge Authority has not filed any case against the Indian publisher as there is no appropriate agreement between the governments of India and Pakistan with regard to book piracy.

(c) No letter has been written to the said publisher because of the reasons at (b) above.

63. ***Jam Karar-ud-Din:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number and names of LDC's, Assistant Stenotypists, Stenographers etc. In National Language Authority who are drawing the computer allowance and its extent in each case; and

(b) whether the Cabinet Division has given the approval for the payment of said allowance, if not, the reasons for making payment of the said allowance?

Syed Iqbal Haider: (a)The following four employees of National Language Authority are drawing Computer Allowance @ Rs. 500 P.M.:-

(1) Mr. Manzoor Ahmed, Stenographer (BPS-15)

(2) Mr. Imdad Hussain, Stenographer (BPS-15)

(3) Mr. Mukhtar Ahmed, Stenographer (BPS-15)

(4) Mr. Akbar Sajjad, Stenotypist (BPS-12).

(b) No. the Chairman of the National Language Authority has given approval for the payment of said allowance for the reasons that the concerned employees have been grained on Computer and also the composing work has been entrusted to them.

64. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposed under consideration of the Government to cover the sewerage water flowing along the 'D' Type quarters and Toor Mosque of sector G-6/2, Islamabad.

Syed Iqbal Haider: Necessary repairs to stop the sewerage over flow have already been carried out.

65. * Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Finance, Revenue and Ecomomic Affairs be pleased to state that what was the revenue target in (Rupees) for the last financial year, was that target achieved, If not, then what were the difficulties in this and what are the present targets.

Makhdoom Shahab-ud-Din:

Sales Tax

Sales Tax revenue collection target for the last financial year i.e. 1993-94 was Rs. 32.1 billion. The target could not be achieved due to the following reasons:-

1. Sales Tax collections from imports during April to June, 1994 did not give expected revenue as trade and industry did not clear sufficient goods during these months and kept their inventories of imported raw materials at the bare minimum. The reasons being that they knew that rates of custom

duty were being reduced by the Government in the budget 1994-95 as per agreement with the IMF.

2. Sales Tax collection on domestic goods was adversely affected due to floods and heavy rains during 1993-94.

Sales Tax collection target for 1994-95 is Rs. 58.41 billion.

Custom

The initial target for customs duty collection for the year 1993-94 was Rs. 78-b. The revised target was Rs.67-b.

The target could not be realized during the financial year1993-94.

The reasons for not achieving the targets briefly are as follws:-

(i) During 1993-94 the customs duties were neither increased nor imposed on any new item.

(ii) The highest tariff rate was slashed from 90% to 80%.

(iii) Rates of duties on chemicals dyee and automotive vehicles viz major revenue spinners were decreased.

The target of customs duty for the current financial year is Rs.91-b.

Central Excise

The central excise duty target for the financial year 1993-94 was Rs 35-b and almost the same amount was realized upto June, 1994.

Net budget target of C.E. duty for the financial year 1994-95 is Rs.49-b.

Incom Tax

Revenue targert of direct taxes for 1993-94 was originally fixed at Rs.43 billion which was revised to Rs.45 billion im March, 1994.

The collection of Rs.43.451-b exceed the original target but it was short

of the revised target by Rs.1.5 billion.

The shortage was due to the following factors:-

(a) *Over-Estimation of New Tax Measures:-* In the budget for financial year1993-94, new measures introduced were projected to raise revenue of Rs.779(m). This included an estimate of Rs.530(m) from new withholding taxes on foreign currency payment for travel abroved (Rs.450(m) and on the approved plans of buildings & plazas (Rs.80(m). The actual collection however amounted to Rs.144(m) and Rs.19(m) respectively i.e. Rs.163 million only registering a decrease of Rs. 367(m).

(b) *Downturn in Historical Growth Rate of Direct Taxes without Measures:-* Revised Estimate for 1993-94 without measures at Rs.44 2(m) (revised Estimate 45 (b) less tax measure of Rs.779(m)= Rs.44221 (m) as per para 3(a) showed normal increase projected at 20.3% over the actual collection of Rs.36.8-b(m) in the year 1992-93 whereas collection of demand raised & payments with returns improved substantially, withholding taxes grew only by 14.6% from Rs.25-b in 1992-93. This was mainly due to adverse economic factors such as bad cotton frop, lesser amount of tax on exports and only marginal increase in taxes withheld on imports. The deficiency in withholding taxes was made good by better taxmanagement in the sector of collection out of demand raised.

The budget estimates of direct taxes duting financial year 1994-95 is fixed at Rs.60.750 (billion).

66. * Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether the government has signed any agreement of Border Trade with Iran?

Ch. Ahmed Mukhtar: Yes. The agreement was signed in 1982 and is still in force.

67. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the total amount collected in the head of Iqra surcharge till the last financial year and the details of its utilization?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The total income under Iqra surcharge till the last financial year is Rs.63396.1 million.

Under Article 78 of the Constitution, all receipts including Iqra Surcharge form part of the Federal Consolidated Fund from where all government expenditures are authorised by the National Assembly. The receipts which form part of the Federal Consolidated Fund cannot be earmarked for any specific expenditure.

STATEMENT SHOWING THE COLLECTION OF IQRA SURCHARGE SINCE 1985-86.

(Rs. in Million)

Year	Receipts from Iqra Surcharge
1985-86	4018.7
1986-87	4569.6
1987-88	5012.9
1988-89	5576.9
1989-90	5986.0
1990-91	7039.0
1991-92	9196.0
1992-93	10342.0
1993-94	11655.00
Total:	63396.1

68. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the issuance of pay slips to employees in B-1 to B-15 has been discontinued, by the AGPR, if so, its reasons?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The pay slip of non-gazetted employees of the Federal Government were stopped due to high expenditure on stationery etc. and shortage of funds for September 1994. However, when it come to the notice of higher authorities the same has been restored from October ,1994.

69. *Mr. Sartaj Aziz: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the total volume of short term credits contracted by the government or guaranteed by government during 1992-93, 1993-94 and in the first quarter of 1994-95, showing the amount, name of creditor and the terms on which the loans were obtained.

(b) whether any credit arrangement hs been made with or through ARY Traders of Dubai, if so, its amount with terms and conditions; and

(c) whether the government has adequate foreign exchange reserves, at least since January, 1994 if so, the justification for continuting the policy of short term borrowing on commercial terms?

Makhdoom . Shahab-ud-Din: (a) The total volume of short term foreign credits contracted and guaranteed by the GOP during 1992-93, 1993-94 and in the first quarter of 1994-95 are as under.-

($ in (m)

1992-93	100
1993-94	100
1994-95	50
(first quarter)	

The statement showing the name of creditors and the terms and conditions on which the loans were obtained is at Annex-I to the Note for Pad.

(b) Yes, the Finance Division signed an agreement with M/s ARY Traders for a medium term deposit of $ 250 (M) on the following terms & conditions:

(i)	Interest rate	Nil
(ii)	Maturity	3 yers
(iii)	Tax	The lender will pay tax @ 0.80% per annum

(c) When the present government assumed office in October, 1993, the foreign exchar_e reserves were at a precariously low level of $ 339 million. Since then the present Government took various measures to shore up the foreign exchange reserves to a more respectable level. As on 30th September, 1994 the country's foreign exchange reserves rose to a level of over $3 billion which implies nearly 4 month cover borrowing on commercial terms, it is stated that the commercial borrowing is usually done to finance he import of essential commodities like fertilizer. This practice has continued for many years. However, the present government intends to lessen the recourse to short term borrowing in future and is instead making efforts to raise such loans with a medium term maturity -- say 2-3 years.

70. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it a fact that the decision announced by the Prime Minister for the relief of Co-operative affectees has not been implemented so far. if so, the steps taken by the government to implement the said decision; and

(b) whether it is also a fact that the payments upto Rs.25,000 or Rs 50,000 has not been started so far, if so, the time by which such payments will be made to all the affectees including the affectees of I.C.T?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Cooperatives is a provincial subject. Government of the Punjab and the Registrar of Cooperatives, I.C.T. Islamabad, have been requested to furnish the requisite information which will be placed before the House on receipt.

71. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it a fact that a number of private companies like Asia Farex, Multi Farex and Harwest etc. are functioning as foreign money changers in Lahore, Karach, Peshawar and Islamabad;

(b) whether it is also a fact that the said companies are functioning illegally without permission of Finance Division State Bank or Corporate Law Authority; and

(c) whether it is further a fact that the government have not taken any action against any of such companies, or made any law for regulating their business, if so, the steps taken by the government in this respect?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The information is being collected from State Bank of Pakistan. The reply may be deferred till next session.

72. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Commerce

be pleased to state:

(a) the economic classification i.e. Primary Commodities, Semi manufactures and Manufactured goods, the state of our exports during the period 1989-90 to 1993-94 and for the first quarter of 1994-95 i.e. July September, 1994; and

(b) the quantum of exports in term of value and quantities?

Ch. Ahmed Mukhtar: (a) The economic classification i.e. Primary Commodities, Semi manufactures and Manufactured goods, the state of our exports during the period 1989-90 to 1993-94 and for the first quarter of 1994-95 i.e. July- September, 1994-95 is enclosed at Annex-I and

(b) Over all value of exports for the period indicated in part (a) of the question has already been given in Annex-I. Quantum of exports for items whose statistics are maintained in quantitative terms is indicated at Annex-II alongwith their value.

Annex-I

ECONOMIC CLASSIFICATION WISE EXPORTS

(Value in million $)

	Primary Commodities		Semi Manufactures		Manufactured goods		Total exports
Year	Value	%Share	Value	%Share	Value	%Share	Value
1989-90	1007	20	1171	24	2776	56	4954
1990-91	1145	19	1499	24	3487	57	6131
1991-92	1312	19	1477	21	4115	60	6904
1992-93	1006	15	1405	21	4403	64	6814
1993-94	706	10	1614	24	4483	66	6803
1994-95 (July September)	151	9	382	22	1177	69	1710

Source: F.B.S

QUANTITY VALUE WISE EXPORTS DURING THE PERIOD 1989-90 TO 1993-94 AND 1994-95 (JULY—SEPTEMBER)

(Value in million $)

Items		Unit	1989-90	1990-91	1991-92	1992-93	1993-94	*1994-95 (July—Sep.)
1	2		3	4	5	6	7	8
Rice	000 M.Ton	Qty	743.9	1204.6	1511.8	1032.1	984.3	269.4
		$	239.2	346.2	415.7	317.1	242.2	61.7
Raw cotton	000 bales	Qty	1731.7	1657.0	2677.0	1546.0	440.0	[illegible]
		$	443.0	411.8	518.3	270.8	79.5	[illegible]
Cotton yarn	Million KG	Qty	375.0	501.4	505.9	555.3	578.5	116.4
		$	833.7	1183.0	1172.5	1121.5	1259.3	301.9
Cotton cloth	Million SQM	Qty	1017.9	1056.5	1196.1	1127.6	1046.8	263.0
		$	559.0	675.9	819.4	863.1	820.6	233.4
Readymade garments		$	393.8	497.1	[illegible]	617.7	612.2	[illegible]
Made up articles of textile (incl. towels)		$	398.0	[illegible]	534.2	[illegible]	[illegible]	144.2
Tents, canvas & tarpauline	Million KG	Qty	14.9	[illegible]	[illegible]	20.1	[illegible]	4.9
		$	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
Carpets, rugs and mats	Million KG	Qty	3.5	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		$	229.0	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

1	2		3	4	5	6	7	8
Art silk and synthetic textile	Million SQM	Qty.	338.2	504.5	510.7	601.4	875.2	166.0
		S	212.0	347.2	418.4	503.0	648.2	129.6
Leather	Million SQM	Qty.	20.6	18.3	15.6	15.2	16.2	4.2
		S	279.5	276.4	241.1	222.6	224.3	62.2
Fish & fish preparations	Million KG	Qty.	45.2	48.3	64.1	86.5	68.9	13.6
		S	94.4	114.9	114.7	181.7	154.7	37.6
Petroleum & petroleum products	000 M. Ton	Qty.	403.8	624.8	629.9	557.5	406.8	44.7
		S	44.3	99.2	82.4	82.3	53.6	5.0
Knitwears	Million Doz	Qty.	19.0	17.7	23.4	23.1	26.3	6.8
		S	273.7	333.6	425.1	464.1	509.2	138.2
Fruits	Million KG	Qty.	101.6	111.9	124.9	121.0	128.9	23.7
		S	36.8	42.1	39.0	45.4	44.2	6.5
Vegetables	Million KG	Qty.	107.0	11.3	21.3	8.9	35.1	0.9
		S	16.8	6.9	8.3	7.3	12.1	1.4
Guar & guar products	Million KG	Qty.	131.6	68.5	54.2	65.3	56.1	11.4
		S	41.7	29.2	24.8	25.3	30.4	6.7
Raw wool	Million KG	Qty.	8.4	4.2	5.5	4.8	4.3	1.1
		S	17.1	8.7	8.2	6.0	6.0	1.9
Leather manufactures		S	199.2	270.5	333.4	398.8	388.5	86.1
Surgical goods/medical instruments		S	69.7	83.4	90.6	102.3	93.2	11.6
Sports goods	—	S	107.2	135.8	141.3	131.4	198.8	36.4
Others	—	S	436.5	482.5	622.2	622.9	700.8	267.2
Total	—	S	4954.3	6130.6	6904.0	6813.5	6802.5	1710.0

73. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it a fact that National Tubewell Construction Corporation was granted interest-free loan of Rs.5.00 Million in 1990-91; and

(b) whether it is also a fact Rs.8 Million was paid to the Corporation in 1993-94, if so, the repayments made by the Corporation so far, if not, its reasons?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a)Yes, interest free loan of Rs.5 million was granted National Construction Corporation in 1990-91 on usual terms and conditions i.e. first 5 years grace period and repayment of loan in 20 equal instalments. The first instalment in respect of loan is due in 1996-97.

(b) The interest bearing loan of Rs.8 million was provided to National Tubewell Construction Corporation during 1992-93 and 1993-94 as per break-up given below:-

	(Rs. million)
1992-93	Rs. 5.870
1993-94	Rs. 2.200
Total:-	Rs.8.070

The repayment of above loans will start from 1998-99 and 1999-2000 respectively.

74. *Mr. Zahid Akhter: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state seniority-wise names of Income Tax Officers from B-16 to B-18?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The requisite information is placed at Annex-A, Annex-B and Annex-C respectively (Annexures have been placed in the Senate Library).

راجہ محمد ظفر الحق ، جناب ایک قرار داد ہے جو ہم نے دی تھی ۔ حکومتی ارکان نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ بھی اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر، جناب ہم نے بھی دے دیا ہے اور بہت اہم ہے وہissue اس پر۔

راجہ محمد ظفر الحق ، اس کے بعد آپ کی ہے ۔

جناب چیئرمین ، آپ نے بات کر بھی لی ۔ پھر آپ وعدہ یاد دلا رہے ہیں ۔ so it is a joint resolution کیا یہ دو قراردادیں ہیں ؟

سید اقبال حیدر، نہیں ایک ہی قرارداد ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں نہیں اس کے بعد آپ کی ہے ۔ ایک ہم نے resolution دی تھی حکومت نے کہا ہے وہ اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں ۔ دستخط کروا کر دے دی ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ دونوں نے مل کر دستخط کئے ہیں ۔

جناب چیئرمین یعنی ایک ہی resolution ہے کہ دو ۔

سید اقبال حیدر ۔ ایک ہی resolution ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب میں اس کو پڑھ دیتا ہوں پھر گورنمنٹ اس کو second کر دے

RESOLUTION REGARDING THE ATROCITIES IN BOSNIA

Mr. Chairman: the resolution is that it is a matter of very great concern and anxiety for the Muslim Ummah in general and for Pakistanis in particular that under a conspiracy the Muslim Inkalab of Behaj has been allowed

to be captured and 80,000 Muslims have been left at the mercy of the Serb terrorist. The United Nations and North Atlantic Treaty Organization (NATO) and international community are totally oblivious of this grave situation. The Muslims are being subject to genocide and the respect and honour of thousands of Muslim women is being outraged. The act of terrorism of the Serbs against Muslims now and in the past find no parallel in the annals in the contemporary history. This House condemns in the strongest term these inhuman, barbaric acts of killings, violence, burning, looting, arson, rape, and outraging the modesty of Muslim women and demand that the United Nations and NATO and the world's concious should be shaken to enforce and implement the UN resolution, norms of fair play. We further demand that OIC countries should immediately meet to evolve a strategy to meet this emergency and ensure the safety and security of the Bosnian Muslims who are victims of a planned campaign of extermination.

Syed Iqbal Haider: We supported it sir. It is a joint resolution.

Mr. Chairman: It is a joint resolution supported and signed by many members from both sides of the House. So, no objection I assume. So, this is passed unanimously.

میرا خیال ہے اسے put کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ok جی۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔جناب چیئرمین ایک موشن جو مولانا صاحب کی تھی وہ ہم بارہ چودہ آدمیوں نےدستخط کی تھی۔ وہ صرف آج پڑھ دی جانے اس کے لئے وقت بے شک کوئی اور مقرر کر دیں۔

سید اقبال حیدر ۔۔یہ discuss issue ابھی ہوا ہے ۔۔ں اسمبلی میں under the rules sir an issue which has been discussed in the National Assembly.

راجہ محمد ظفر الحق ۔وہ ابھی conclude تو نہیں ہوا ۔

سید اقبال حیدر ۔ ہو گیا ہےکیونکہ ابھی conclude ہوا ہے اس نئے rule کے مطابق admissible نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔یہ پڑھنے دیں پھر اس کے بعد پتہ چل جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ خالی پڑنا چاہتے ہیں تو لمبی بات تو نہیں کریں گے مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق ۔جناب چیئرمین صاحب آپ ذرا مجھے دیں میں پڑھ لوں گا ۔ ایک منٹ میں میں پڑھ دوں گا بات شروع ہو جائے گی۔

(آذان کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین۔ چلو جی آذان ہو گئی ہے ۔

سید اقبال حیدر sir,admissible نہیں ہے وہ۔

جناب چیئرمین۔اس کو پوائنٹ آف آرڈر کر کےکرلیں تو point of order جی

مولانا سمیع الحق ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب چیئرمین۔اذان ہو رہی ہے مولانا صاحب۔

مولانا سمیع الحق ۔ یہ بات شریعت کی ہے آذان کے ساتھ بھی کی جا سکتی ہے ۔

(ظہر کی اذان کے بعد)

جناب چیئرمین ۔ تو مولانا صاحب اس نکتہ اعتراض پہ آپ بات کر لیں کیونکہ Adjournment Motion وغیرہ کا نہ ایجنڈا پہ ہے اور نہ ہی ابھی House میں آپ کو۔۔۔۔۔ تو آپ اس کو نکتہ اعتراض بنا کر بات کرلیں۔

مولانا سمیع الحق۔ میں جناب چیئرمین صاحب ۔

بیرسٹر مسعود کوثر۔ نکتہ اعتراض تو بنے گا ہی نہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں بنے گا تو rule out کر دیں گے۔

مولانا سمیع الحق۔ تو یہ حضرت ہم نے تو کہا تھا کہ تحریک التواء کی شکل میں یا قرارداد کی شکل میں آپ اس کو لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں قرارداد تو باقاعدہ پھر یا تو ایجنڈے پہ لائیں ناں اس کو کس طریقے سے۔

مولانا سمیع الحق۔ ہم نے قرارداد بھی بھیجی ہے جی۔ قرارداد آپ کے پاس ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ایجنڈے پہ لانے کا کوئی طریقہ ہوتا ہے مولانا صاحب۔

مولانا سمیع الحق۔ قرارداد کا یہی طریقہ ہوتا ہے کہ ہم نے notice بھیجا تھا اجلاس سے پہلے۔۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں مولانا صاحب آپ بڑے سینئر ممبر ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ ---

مولانا سمیع الحق۔ یا تو آپ تحریک التواء کی شکل میں لے لیں یا قرارداد کی شکل میں لے لیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ پڑھ دیں پھر دیکھ لیں گے۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین صاحب' مالاکنڈ' باجوڑ اور ملحقہ علاقوں میں جب قانونی خلاء پیدا ہوا تو وہاں کے عوام نے یہ مطالبہ کیا کہ کسی قانون کی بجائے اس علاقے میں شریعت اسلامی کا نفاذ کیا جائے۔ کچھ عرصہ قبل اس مسئلہ پر ایک درجن کے قریب افراد کو بونیر میں شہید کیا گیا۔ لیکن حکومت نے غلط بیانی سے کام لے کر یہ اعلان کر دیا کہ شریعت نافذ کر دی جائے گی یا کر دی گئی ہے۔ مگر کئی ماہ بعد جب ایسا نہ ہو سکا تو عوام نے دوبارہ مطالبہ شروع کر دیا جس کے جواب میں حکومت نے تمام حکومتی مشینری کو استعمال کرتے ہوئے قتل و غارت شروع کر دی۔ سینکڑوں افراد کو شہید کر دیا گیا اور مکانات اور جائیدادیں مسمار کر دی گئیں حتیٰ کہ مسلمانوں کی لاشیں کئی کئی روز تک پڑی رہیں اور کفن دفن کی اجازت بھی نہ دی گئی اور یہ سلسلہ ہنوز بھی جاری ہے اور یہ تحریک پورے قبائلی علاقوں میں بھی اب پھیل رہی ہے مگر حکومت انتہائی بے دردی اور سفاکانہ طرز عمل سے ایک ایسی صورت پیدا کر چکی ہے جس کا مداوا ایک طویل

عرصے تک نہ ہو سکے گا۔ اس لئے ایوان اس مسئلے پر بحث کرے اور حکومت سے مطالبہ کرے کہ ان علاقوں میں فوراً شریعت نافذ کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا تو آپ کہہ رہے ہیں کہ جی نیشنل اسمبلی میں ہو چکا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, as under rule 75, it has been discussed in the National Assembly only recently.

Mr. Chairman: O.K. So, judgment is reserved on this question and the House is now adjourned to.......

Syed Iqbal Haider: Tomorrow 4 p.m.

Mr. Chairman: Tomorrow 4 p.m.

The House is adjourned to meet again on tuesday 29.11.1994 at 4 p.m.

[The House then adjourned to meet again at four of the clock in the afternoon on Tuesday, November 29, 1994].

PCPPI—4655(97) Senate—31-10-97—180.